ماہنامہ

نقیبِ ختمِ نبوت

ملتان

12 دسمبر 2002ء شوال ۱۴۲۳ھ

"ہے جمالو" سے "ہے جمالی" تک

قرآن مجید
کتابِ رشد و ہدایت

دعاء

مؤمن کی قوت، دین کا ستون

بلائیں سر پہ ہیں رقصاں

ترکی میں اسلام کی ترقی

پشیمانی کیسی......؟

جس دھج سے کوئی مقتل کو گیا

جعلی نبوت
اصلی کہانی

خدمتِ اہلِ وطن

انتخابات کا شور و شغف ختم ہوگیا، لیکن ملک کے سیاسی اخلاق کو بلند کرنے کی سعی ہر وقت اور ہر حال میں جاری رہنی چاہیے۔ سیاستِ ملکی کا زرّیں اصول اور مذہب کی جان یہ ہے کہ اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر اہلِ وطن اور مخلوقِ خدا کی خدمت کی جائے۔ جس قوم کے افراد میں قربانی کی روح زیادہ ہوگی، وہی معزز اور محترم ہوگی۔

نوجوان سیاسی میدان میں آنے سے پہلے یہ سوچ لیں کہ وہ قوم کے سیاسی اخلاق کو بلند کرنے کی کہاں تک قابلیت رکھتے ہیں؟ اِس قابلیت کا معیار محض علم اور سرمایہ نہیں بلکہ سارا دارومدار قربانی اور مخلوق کی خدمت کے سچے جذبے پر ہے۔ خدمت میں عظمت ہے۔ اگر ایسا کروگے، اطمینان کی دولت حاصل کرلوگے۔ یہ ایسی چیز ہے جو سیم و زر کے انبار سے زیادہ تسلی دیتی ہے۔

وطن کی محبت کو عشق کے درجے تک پہنچاؤ۔ عشق میں سوداگری نہیں ہوسکتی، وہاں لینے کی توقع چھوڑ کر سب کچھ دینا ہی پڑتا ہے۔ اس لیے اہلِ وطن کی خدمت میں بہترین آرزوؤں کو قربان کرنے کا ارادہ کرکے اٹھو، دعا کرو کہ خدا ہمیں دین اور اسلام کی خدمت کا موقع دے۔ آمین!

مفکرِ احرار چودھری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

Regd: M. No. 32

جلد ۱۳ شمارہ ۱۲ قیمت ۱۵ روپے شوال ۱۴۲۳ھ دسمبر ۲۰۰۲ء

ابن امیر شریعت خطیب بنی ہاشم محسن احرار
بانی سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

سید الاحرار حضرت امیر شریعت
بیاد سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری

مدیر مسئول

سید محمد کفیل بخاری

رفقاء فکر

چودھری ثناء اللہ بھٹہ
پروفیسر خالد شبیر احمد
عبد اللطیف خالد چیمہ
سید یونس الحسنی
مولانا محمد مغیرہ
محمد عمر فاروق

زرِ تعاون سالانہ
اندرون ملک 150 روپے
بیرون ملک 1000 روپے پاکستانی

ناشر: سید محمد کفیل بخاری طابع: تشکیل ذ پرنٹرز
مقام اشاعت: دار بنی ہاشم ملتان

تشکیل

دل کی بات:	ہے جمالو سے بے جمالی، اب کیا ہوگا؟	مدیر	۲
دین ودانش:	دعا... مومن کی قوت دین کا ستون	سید عطاء المہیمن بخاری	۴
//	قرآن مجید... کتاب رشد وہدایت	ملک احمد سرور	۸
افکار:	بلائیں سر پہ ہیں رقصاں	سید یونس الحسنی	۱۴
//	جس دھج سے کوئی مقتل کو گیا... !	عرفان صدیقی	۱۷
//	ہاں، ہاں	جاوید چودھری	۲۰
//	پشیمانی کیسی......؟	محمد عمر فاروق	۲۲
//	ترکی میں اسلام کی ترقی	محمد الیاس میراں پوری	۲۴
انشائیہ:	اُسے کہنا دسمبر آ گیا ہے... !	شاہد بخاری	۲۸
ردّ قادیانیت:	کس منہ سے اپنے آپ کو کہتا ہے عشق باز؟	سید یونس الحسنی	۳۰
//	جعلی نبوت کی اصلی کہانی (آخری قسط)	امام کعبہ الشیخ عبداللہ ابن السبیل ترجمہ: مولانا عبداللطیف	۳۳
//	اکابر اسلام اور قادیانیت (قسط نمبر ۱۰)	پروفیسر خالد شبیر احمد	۳۷
طنز ومزاح:	زبان میری ہے بات اُن کی	عینک فرنگی	۴۰
شاعری:	بچی خبروں میں ہے خبر تازہ / پیکر	(سید عطاء المحسن بخاریؒ)	۴۱
//	علم اور دولت	شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی	۴۲
//	کیا آج ہم آزاد ہیں؟	جعفر بلوچ	۴۳
//	داتا تری نگری میں	اسرار بصری	۴۵
//	ہو یار تنگ نہ کر	انور مسعود	۴۷
اشاریہ:	ماہنامہ ''نقیب ختم نبوت'' سال ۲۰۰۲ء	محمد الیاس میراں پوری	۴۸

رابطہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان 061-511961

تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام پاکستان

’’ہے جمالو‘‘ سے ’’ہے جمالی‘‘ تک

قومی انتخابات سے وزیراعظم کے انتخاب تک کا مرحلہ طے ہوا۔ ایک مہینے کی سیاسی رسہ کشی اور کھینچا تانی کے نتیجے میں مسلم لیگ (ق) کے میر ظفر اللہ جمالی وزیراعظم منتخب ہوگئے۔ ابھی اقتدار کا کھیل جاری رہے گا۔ معلق پارلیمنٹ اور بے اختیار وزیراعظم کیا گل کھلائیں گے اور کیا رنگ دکھائیں گے؟ یہ سب کچھ ابھی ہونا باقی ہے۔ اختیارات کا ڈنڈا اور طاقت کا منبع صدرِ مملکت کے پاس ہے۔ انہوں نے آئین کے تحت نہیں بلکہ پی سی او کے تحت صدارت کا حلف اٹھایا اور خود بخود پانچ سال کے لیے پاکستان کے صدر منتخب ہوگئے۔ جبکہ آئین کے تحت صدر مملکت کو پارلیمنٹ کا اعتماد حاصل کرنا ہوتا ہے۔ موجودہ صورتِ حال میں متحدہ مجلس عمل کے ارکان، پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ن) اور بعض آزاد ارکان جنرل پرویز مشرف کو صدر تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں۔ مجلس عمل کے رہنما مولانا فضل الرحمٰن نے واضح طور پر کہا ہے کہ ہم باوردی صدر قبول نہیں کریں گے۔ صدر مملکت وردی اتارنے کے لیے تیار نہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ میں نے وعدہ پورا کیا، عہد نبھایا اور چیف ایگزیکٹو کے اختیارات وزیراعظم کو سونپ دیئے ہیں۔ اللہ جانے وہ کونسے اختیارات ہیں جو وزیراعظم کو سونپے گئے ہیں؟ اپوزیشن کو تو معلوم ہے ہی' وزیراعظم کو بھی چند روز میں معلوم ہو جائے گا۔

۱۹۶۰ء کی دہائی میں ذوالفقار علی بھٹو ایک قومی لیڈر کی حیثیت سے اُبھرے، سیلاب کی طرح پھیلے اور طوفان کی طرح سیاسی اُفق پر چھا گئے۔ اُن کے جلسوں اور جلوسوں میں عوام کا ایک ہجوم بے کراں ہوتا، پیپلز پارٹی کے نوجوان ڈھول کی تھاپ پر رقص کرتے، لُڈی ڈالتے اور بیک زبان نعرہ زن ہوتے ’’بھٹو آ گیا میدان میں......’’ہے جمالو‘‘...... یہ ہے جمالو آج تک معمہ بنی ہوئی ہے۔ بھٹو، شیخ مجیب الرحمٰن کو بائی پاس کر کے چند جرنیلوں کے سہارے اقتدار پر قابض ہوئے اور ملک کے صدر بن گئے۔ کچھ عرصہ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بھی رہے۔ اور پھر وزیراعظم بن گئے۔ پھر جرنیلوں ہی کے صیدِ زبوں کا شکار ہوئے اور تختِ اقتدار سے معزول کر کے تختۂ دار پر لٹکا دیئے گئے۔ مگر ’’ہے جمالو‘‘ کا سراغ آج تک نہ ملا۔

۱۹۷۷ء سے ۲۰۰۲ء تک پاکستان کی فوجی اور سیاسی حکومتوں نے جو کچھ کیا' مجموعی طور پر وطنِ عزیز کو اس کا نقصان پہنچا۔ جنرل ضیاء، بھٹو کی بیٹی اور نواز شریف کے عہد میں ملک عدم استحکام کا شکار ہی ہوا۔ جنرل ضیاء نے غیر جماعتی اسمبلی بنا کر قوم

کا استحصال کیا تو اب جنرل پرویز مشرف نے جماعتی اسمبلی بنا کر قومی نمائندوں کو یرغمال بنالیا ہے۔حتیٰ کہ وزیراعظم بھی یرغمال ہے۔

اکتوبر ۲۰۰۲ء کے انتخابات میں جونئی صورت حال بنی ہے'اس میں پاکستان کی دینی جماعتیں ایک مضبوط تیسری طاقت بن کر ابھری ہیں۔وزیراعظم کے انتخاب میں' متحدہ مجلس عمل کے امیدوار مولانا فضل الرحمٰن نے جس استقامت اور دانش مندی کے ساتھ سیاسی عمل میں حصہ لیا'اس نے سیکولر سیاست دانوں کی آنکھیں خیرہ کردی ہیں۔دینی جماعتوں کی حالیہ کامیابی میں جو بنیادی عوامل کارفرما ہیں'اُن میں سب سے بڑی بات ان کا مضبوط اتحاد ہے۔کہ حکومت اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود متحدہ مجلس عمل میں دراڑ نہیں ڈال سکی۔افغانستان کے مظلوم مسلمانوں کی غیر مشروط اور کھلی حمایت، پاکستان میں امریکی اڈوں کے قیام کی مخالفت اور دنیا بھر میں مسلمانوں پر امریکی مظالم کی مذمت نے عوام کو مجلس عمل کی حمایت پر آمادہ کیا۔

اس وقت مجلس عمل حزبِ اختلاف کے بینچوں پر پوری شان وشوکت کے ساتھ براجمان ہے۔اے آر ڈی کی ایک جماعت مسلم لیگ (ن) اُن کی حلیف ہے اور پیپلز پارٹی' مجلس عمل کے پروگرام سے تو متفق نہیں مگر جنرل مشرف کو بھی قبول نہیں کررہی۔وزیراعظم کے انتخاب میں پیپلز پارٹی کا کردار کسی بھی صورت مستحسن نہیں تھا۔اس نے اے آر ڈی کے فیصلوں کی پابندی کی' نہ ہی محترم نواب زادہ نصراللہ خان صاحب کا احترام کیا۔پارٹی کے زوال کی اس سے بڑی مثال اور کیا ہوسکتی ہے کہ کبھی وزیراعظم کے امیدوار ذوالفقار علی بھٹو تھے' آج شاہ محمود قریشی ہیں۔مجلس عمل نے مزید کامیابی یہ حاصل کی کہ مولانا فضل الرحمٰن نے ۸۶ ووٹ حاصل کرکے دوسری پوزیشن حاصل کی جبکہ پیپلز پارٹی کے شاہ محمود قریشی نے ۷۰ ووٹ حاصل کیے۔پیپلز پارٹی مجلس عمل کا ساتھ دیتی تو جمالی کبھی وزیراعظم نہیں بن سکتے تھے۔اس کھیل کا ایک فائدہ ضرور ہوا کہ تمام پارٹیوں کی اصلیت کھل کر سامنے آ گئی۔اب دینی قوتوں کو بھی اندازہ ہوگیا ہے کہ کون اُن کا دوست ہے اور کون دشمن؟ تاہم مجلس عمل کے رہنما مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے قومی اعتماد کو مجروح نہیں کیا بلکہ اور مضبوط کیا۔قاضی حسین احمد کے بقول ''ہمارے پیش نظر اقتدار سے زیادہ اتحاد کی اہمیت ہے۔'' اگر اس اصول پر مجلس عمل قائم رہی تو کامیابیاں ان کے قدم چومے گی۔رہی بات ہمارے نئے نویلے وزیراعظم صاحب کی تو انہیں خوب یاد رکھنا چاہیے کہ فوجی جنتا کے سہارے بننے والی حکومتیں پائیدار نہیں ہوا کرتیں۔ان کی عمر بہت ہی مختصر ہوتی ہے۔اُن کی عارضی کامیابی پر (ق) کی خواتین نے رقص کرتے ہوئے'' ہے جمالی'' کا نعرہ لگایا ہے۔جس طرح ماضی کے'' ہے جمالو'' کا آج تک سراغ نہیں ملا'اسی طرح'' ہے جمالی'' بھی جلد سیاسی افق سے عنقا ہوجائیں گے۔پھر کیا ہوگا؟

☆ ☆ ☆

ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ
(خلیفہ مجاز حضرت شاہ عبدالعزیز رائے پوری قدس سرہ)

دُعا.....مومن کی قوت، دین کا ستون

بغیر کسی تمہید کے دعا کے بارے میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ارشادات نقل کرتا ہوں ۔ ماہ رمضان المبارک کو دعاؤں سے بہت زیادہ تعلق ہے۔اسی نسبت سے ارشادات عالیہ قارئین نقیبِ ختمِ نبوت کے لیے بطور ہدیہ وتحفہ رمضان پیش خدمت ہیں۔

۱)رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''دعا عبادت ہی ہے''اس کے بعد آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اَدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ

ترجمہ:''اور تمہارے پروردگار نے کہا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری (دعا) قبول کروں گا۔ جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں، عنقریب وہ جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔''

۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''تم میں سے جس کے لیے دعا کھول دی گئی یعنی جسے دعا کی توفیق خوب اچھی طرح ہوگئی اس کے لیے قبولیت کے دروازے کھول دیئے گئے۔''دوسری روایت میں ہے''جنت کے دروازے کھول دیے گئے''ایک اور حدیث میں یوں ہے کہ''اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے''

۳)''دعا کے سوا کوئی چیز قضا کو رد نہیں کرسکتی''(ترمذی ابن ماجہ، عن سلیمانؓ، ابن حبان عن ثوبانؓ) ص ا

۴)''تقدیر سے ڈرنا کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ دعا اس بلا کے لیے بھی فائدہ دیتی ہے جو نازل ہوچکی اور اس کے لیے جو ابھی نازل نہیں ہوئی۔ اور بے شک ایسا ہوتا ہے کہ بلا نازل ہوتی ہے اور دعا سے جاملتی ہے تو یہ دونوں قیامت تک آپس میں جنگ کرتی رہیں گی۔ بلا اترنا چاہے گی، دعا اسے روکتی رہے گی۔(حاکم بزار طبرانی فی الاوسط عن عائشہؓ) ص ۲

۵) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''اللہ تعالیٰ کے نزدیک عبادات میں کوئی چیز دعا سے بڑھ کر بزرگ و برتر نہیں''ص ا

۶)رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اس پر غصہ فرماتے ہیں''

۷)رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعا کرنے سے عاجز نہ بنو کیونکہ دعا کے ہوتے ہوئے ہرگز کوئی شخص ہلاک نہیں ہوگا''

(سبحان اللہ! ہلاکت سے بچنے کا کیا عجیب نسخہ ہے۔'مرتب')

۸)رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو یہ بات خوش کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا سختیوں اور بے چینیوں میں قبول کرے، اسے چاہیے کہ خوشحالی کے وقت کثرت سے دعا کرے''

۹)رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دعا مومن کا ہتھیار ہے، دین کا ستون ہے اور آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے''

۱۰)حضور اقدس ﷺ کا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جو تکلیف میں مبتلا تھے آپ نے فرمایا ''کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال نہیں کرتے تھے''

۱۱)رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بھی کوئی مسلمان کسی سوال کے بارے میں دعا کے لیے اپنے چہرے کو اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا سوال ضرور پورا فرمادیتے ہیں۔ یا تو اس کو اسی دنیا میں اس کے سوال کے مطابق عنایت فرمادیتے ہیں۔ یا اس دعا کو اس کے لیے آخرت کا ذخیرہ بنادیتے ہیں'' اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَباً۔

حضور انور ﷺ کے ارشادات کے بعد پھر کوئی گنجائش ہی نہیں رہتی کہ آدمی اس بارے میں کوئی غفلت کرے دنیا میں کون ہے جو محتاج نہیں، یا پھر وہ کون ہے جو پریشانیوں میں مبتلا نہیں ہوتا۔

انہی احتیاجوں اور پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کے اکثیر نسخے حکیم کائنات ﷺ نے ارشاد فرمائے ہیں اور یہ نشاندہی بھی فرمادی گئی ہے کہ کن وجوہ کی بنا پر آدمی مصائب ومشکلات میں مبتلا ہوتا ہے۔ ان وجوہ میں سب سے بڑی وجہ، کبائر میں مبتلا ہونا اور نافرمانیوں کو عادت بنانا ہے، توبہ واطاعت ہی نجات کا ذریعہ اور مشکلات کا صحیح حل ہے۔ رمضان المبارک کے شب وروز بڑے قیمتی ہیں جن کو ہم لوگ دوسرے ایام کی طرح ضائع کردیتے ہیں۔ جو بہت ہی زیادہ افسوس ناک بات ہے۔ زندگی کا پتہ نہیں، کب اپنے انجام کو پہنچ جائے اور یہ قیمتی لیل ونہار پھر نصیب ہوں نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور تمام مسلمانوں کو ان شب وروز کو قیمتی بنانے کی توفیق عطا فرمادیں۔ (آمین)

ذیل میں کچھ مخصوص احوال کی مناسبت سے مخصوص دعائیں جو سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمائی ہیں پیش کی جاتی ہیں۔ ۱)''بندہ گنہگار ہے اور گناہوں کی وجہ سے ہی مشکلات ومصائب مبتلا ہوتا ہے، بہترین ذریعہ استغفار ہے''

۲)''استغفار گناہوں کو دھوتا ہے، مشکلات سے نجات کا سبب اور اس سے رزق میں وسعت پیدا ہوتی، اور موت کے وقت آسانی ہوتی ہے''۔

حضرت شافع محشر ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص توبہ استغفار میں لگا رہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنادیں گے، ہر غم کو خوشی میں بدل دیں گے اور اسے وہاں سے رزق دیں گے جہاں سے رزق ملنے کا اسے دھیان بھی نہ ہو۔''

حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم میں روزانہ ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کرتا ہوں اور اللہ کے حضور توبہ کرتا ہوں'' حالانکہ آپ معصوم ہیں پھر یہ کیفیات کیسی؟ یہ سب اللہ پاک کا شکر ادا کرنے اور

امت کو تلقین اور توبہ واستغفار سے باخبر کرنا مقصود ہے۔ حدیث پاک میں استغفار کے مختلف صیغے آئے ہیں۔

☆اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَا الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ہر مجلس میں شمار کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ سو مرتبہ یہ دعا پڑھتے تھے۔

☆رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

☆سَیِّدُ الْاَسْتِغْفَارُ......اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَاصَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْء بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

☆اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

خصوصیت کے ساتھ ماہ صیام کے شب وروز میں اور شب قدر میں اور دعاؤں کے علاوہ اس دعا کا خاص ذکر ہے۔ ہر ایک آدمی پریشان ہے۔ یاد رکھنا چاہیے جو الفاظ آپ کی زبان مبارک سے نکلے ہیں۔ ان کی قبولیت میں شک نہیں، بلکہ یقین ہے۔ اسی یقین کے ساتھ پریشانی اور بے چینی کے وقت انہیں دعاؤں کو پڑھنے کا اہتمام کریں۔ جن کا اہتمام خود جناب نبی کریم ﷺ نے بے چینی وکرب کے وقت کیا۔

غم اور بے چینی کے وقت پڑھنے کی دعائیں

(۱)لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ. لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ

(۲)لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ

(۳)لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ .

(۴) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ تَبَارَکَ اللّٰهِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ .

(۵)لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ عِبَادِکَ اور پریشانی و بے چینی میں یہ پڑھنا بھی ثابت ہے۔ اہل اللہ صوفیاء کہتے ہیں یہ ذکر سیفِ درویشاں ہے۔ (۱) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (۲) حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (۳) اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا (۴) اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَّاَصْلِحْ لِیْ شَانِیْ

كُلَّه' لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (۵) يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ (۶) لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ یہ وہ دعائیں ہیں جو قرآن و حدیث میں بے چینی و تفکرات سے نجات کی لیے مذکور ہیں۔ اس ماہ مبارک میں ان کا اہتمام کر کے خود بھی مشکلات و مصائب سے نجات حاصل کریں اور پوری امت مسلمہ کے لیے' ان دعاؤں کو وسیلہ بنا کر نجات کی دعا کریں۔

آخر میں حضور انور ﷺ کا ارشاد، دعا کی قبولیت کے بارہ میں جو ایک پریشان نابینا صحابی سے فرمایا اور یہ دعا کی قبولیت کی ترتیب بھی۔ آپ نے فرمایا! جاؤ دو رکعت پڑھو، پھر اچھی طرح اللہ پاک کی حمد و ثنا کرو، پھر مجھ پر درود پڑھو، پھر اپنی اور تمام مسلمانوں کی مغفرت طلب کرو، پھر اپنی حاجت بارگاہ الٰہیہ میں پیش کرو حقیقت یہی ہے اس ترتیب سے کی گئی دعا یقیناً شرف قبولیت و اجابت سے نوازی جائے گی۔ خلاصہ ترتیب دعا یوں ہوا۔ پہلے اچھا وضو، پھر دو رکعت نماز، پھر اچھی طرح حمد و ثنا، پھر ذات عالیہ پر درود شریف، پھر اپنی اور تمام مسلمانوں کی مغفرت، پھر اپنی حاجت کی التجا۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح سنت کے موافق ہم سب کو دعا کا اہتمام کرنے کی توفیق بخشیں۔ میرے پیر و مرشد حضرت الشاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری نور اللہ مرقدہ' رمضان المبارک میں کثرت تلاوت کا اہتمام فرماتے، اور ہمارے جدامجد شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری کا تو کہنا ہی کیا! کلام و ملاقات بند نوافل و تلاوت میں اہتمام سے مشغولیت۔ لیکن عام طور پر ہماری خانقاہ رائے پور یہ میں ان تین تسبیحات کا خاص اہتمام کرایا جاتا تھا۔ بعد نماز فجر تیسرا کلمہ، بعد العصر استغفار اور بعد العشاء درود شریف۔

میں نے استغفار و تلاوت و دعوات کا ذکر دیا۔ مجھے ایک درود شریف جو سلسلۂ نقشبندیہ کے ایک بزرگ نے مواجہ شریف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب کھڑے ہو کر اجازت مرحمت فرمائی میرے جی میں یہ بات آئی کہ اللہ کی مخلوق کی نفع رسانی کے لیے عموماً اور احباب و قارئین نقیب ختم نبوت کے لیے خصوصاً پیش خدمت کر دوں۔ تو لیجیے! یہ نعمت درود سلام حاضر ہے' جیسے مشکلات و مصائب کی نجات کے لیے درود تنجینا معروف ہے، اسی طرح اس درود پاک کی تلاوت میں بھی یہی تاثیر ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَآمًّا عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِيْ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفْسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ يَا اَللّٰهُ.

اس کی کچھ تعداد متعین کر کے اپنے معمول میں لائیں۔ مجھ فقیر کو، میرے والدین، بھائی، بہن، خاندان اور مجلس احرار اسلام کے ساتھ تعلق رکھنے والے زعمائے احرار، اکابرین احرار، متوسلین احرار، معاونین و اراکین جماعت سب کو خصوصاً اور جمیع مسلمین کو عموماً، اس ماہ مبارک کی قبولیت کی گھڑیوں میں کی جانے والی دعاؤں میں فراموش نہ فرمائیں۔

ملک احمد سرور

قرآن مجید......کتاب رُشد وہدایت

☆ قرآن مجید کیا ہے؟

ا)''اے محمد ﷺ! یہ (قرآن) ایک کتاب ہے جس کو ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو تاریکیوں نکال کر روشنی میں لاؤ۔'' (ابراہیم:۱)

۲)''یہ ایک زبردست کتاب ہے، باطل نہ سامنے سے اس پر آ سکتا ہے، نہ پیچھے سے۔'' (حٰم السجدہ:۴۲)

۳)''ہم نے اسے عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تاکہ تم لوگ اسے سمجھو اور درحقیقت یہ اُم الکتاب میں ثبت ہے، ہمارے ہاں بڑی بلند مرتبہ اور حکمت سے لبریز کتاب۔'' (الزخرف:۳،۴)

۴)''یہ قرآن وہ چیز نہیں ہے جو اللہ کی وحی اور تعلیم کے بغیر تصنیف کر لی جائے۔'' (یونس:۳۷)

☆ نصیحت کے لیے آسان ہے

''ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لیے آسان ذریعہ بنا دیا ہے، پھر کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟'' (القمر:۴۰)

☆ اقوام عالم کے لیے نصیحت وموعظت

(ا)''یہ (قرآن) تو تمام اقوام عالم کے لیے نصیحت وموعظت ہے۔'' (التکویر:۲۷)

۲)''نہایت متبرک ہے وہ جس نے یہ فرقان اپنے بندے پر نازل کیا تاکہ وہ ہر زمان ومکاں کی اقوام کے متنبہ کرنے والا بنے۔'' (الفرقان:۱)

☆ اگر کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا......!

''اگر ہم نے یہ قرآن کسی پہاڑ پر بھی اتار دیا ہوتا تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے دبا جا رہا ہے اور پھٹا پڑتا ہے۔'' (الحشر:۲۱)

☆ قرآن مجید کی حفاظت کی گارنٹی

(ا)''بلکہ یہ قرآن مجید بلند پایہ ہے، اس لوح میں (نقش ہے) جو محفوظ ہے۔'' (البروج:۲۱،۲۲)

۲)''رہا یہ ذکر' تو اس کو ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔'' (الحجر:۹)

۳)''یہ ایک بلند پایہ قرآن ہے، ایک محفوظ کتاب میں ثبت۔'' (الواقعہ:۷۷،۷۸)

☆ شفا و رحمت

(۱) ''یہ (قرآن) وہ چیز ہے جو دلوں کے امراض کی شفا ہے اور جو اسے قبول کر لیں، ان کے لیے رہنمائی اور رحمت ہے۔'' (یونس:۵۷)

۲) ''ہم اس قرآن کے سلسلہ تنزیل میں وہ کچھ نازل کر رہے ہیں جو ماننے والوں کے لیے تو شفا اور رحمت ہے مگر ظالموں کے لیے خسارے کے سوا اور کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا۔'' (بنی اسرائیل:۸۲)

☆ قرآن پڑھنے اور سننے کے آداب

۱) ''مطہرین کے سوا کوئی اسے چھو نہیں سکتا۔'' (الواقعہ:۷۹)

۲) ''پھر جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان رجیم سے خدا کی پناہ مانگ لیا کرو۔'' (النحل:۹۸)

۳) ''جب قرآن تمہارے سامنے پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو شاید کہ تم پر بھی رحمت ہو جائے۔'' (الاعراف:۲۰۴)

۴) ''اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔'' (المزمل:۴)

۵) ''اور اس قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے تا کہ تم ٹھہر ٹھہر کر اسے لوگوں کو سناؤ اور اسے ہم نے (موقع موقع سے) بتدریج اُتارا ہے۔'' (بنی اسرائیل:۱۰۶)

۶) ''اور اپنی نماز میں نہ تو زیادہ زور سے پڑھیے اور نہ بالکل ہی دھیرے دھیرے بلکہ دونوں کے درمیان کا طریقہ اختیار کیجیے۔'' (بنی اسرائیل:۱۱۰)

☆ تلاوتِ قرآن مجید

(۱) ''اے نبی! تلاوت کرو اس کتاب کی، جو تمہاری طرف وحی کے ذریعہ بھیجی گئی ہے۔'' (العنکبوت:۴۵)

۲) ''اور فجر کے قرآن (تلاوت قرآن) کا بھی التزام کرو کیونکہ قرآن فجر مشہود ہوتا ہے (یعنی فرشتے گواہ بنتے ہیں)۔'' (بنی اسرائیل:۷۸)

☆ تلاوتِ قرآن مجید فرامین رسول ﷺ کی روشنی میں

۱) ''میری امت کے لیے سب سے بہتر عبادت قرآن مجید کی تلاوت ہے۔'' (بحوالہ آداب زندگی از مولانا یوسف اصلاحی)

۲) ''نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''جو بندہ قرآن کی تلاوت میں اس قدر مشغول ہو کہ وہ مجھ سے دعا مانگنے کا موقع نہ پا سکے تو میں اس کو بغیر مانگے ہی مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا۔'' (ترمذی)

۳) ''بندہ تلاوت قرآن مجید ہی کے ذریعے خدا کا سب سے زیادہ قرب حاصل کرتا ہے۔'' (ترمذی)

۴) ''جس شخص نے قرآن پڑھا اور وہ روزانہ اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے، اس کی مثال ایسی ہے جیسے مشک سے بھری ہوئی

زنبیل کہ اس کی خوشبو چار سو مہک رہی ہے اور جس شخص نے قرآن پڑھا لیکن وہ اس کی تلاوت نہیں کرتا تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے مشک سے بھری ہوئی بوتل جس کو ڈاٹ لگا کر بند کر دیا گیا ہو۔'' (ترمذی)

۵) ''نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اپنی آواز اور اپنے لہجے سے قرآن کو آراستہ کرو۔'' (ابوداؤد)

۶) ''فرمان رسول ﷺ ہے: ''قرآن پڑھنے والے سے قیامت کے روز کہا جائے گا کہ جس جگہ ٹھہراؤ اور خوش الحانی کے ساتھ تم دنیا میں بنا سنوار کر قرآن پڑھا کرتے تھے اسی طرح قرآن پڑھو اور ہر آیت کے صلے میں ایک درجہ بلند ہوتے جاؤ، تمہارا ٹھکانہ تمہاری تلاوت کی آخری آیت کے قریب ہے۔'' (ترمذی)

۷) ''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ''حضور ﷺ نے فرمایا کہ تلاوت قرآن کا اہتمام کیا کرو کہ دنیا میں یہ نور ہے اور آخرت میں ذخیرہ۔'' (رواہ ابن حبان فی صحیفہ فی حدیث طویل)

۸) ''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے نقل کیا ہے کہ جو شخص ایک آیت کلام اللہ کی سنے اس کے لیے دو چند نیکی لکھی جاتی ہے اور جو تلاوت کرے، اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔'' (بحوالہ فضائل قرآن مجید از مولانا محمد زکریا)

☆ سفارش کرنے والا

(۱) ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ قرآن پاک ایسا شفیع ہے جس کی شفاعت قبول کی گئی اور ایسا جھگڑا تسلیم کر لیا گیا۔ جو شخص اس کو اپنے آگے رکھے، اس کو یہ جنت کی طرف کھینچتا ہے اور جو اسے پس پشت ڈال دے، اس کو جہنم میں گرا دیتا ہے۔'' (رواہ فضائل قرآن مجید از مولانا محمد زکریا)

۲) ''سعیدؒ بن سلیم حضور اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک کلام پاک سے بڑھ کر کوئی سفارش کرنے والا نہ ہوگا، نہ کوئی نبی نہ کوئی فرشتہ وغیرہ۔'' (رواہ عبدالملک۔ بحوالہ فضائل قرآن مجید از مولانا محمد زکریا)

☆ قرآن پر نظر ڈالنا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: ''قرآن پر نظر ڈالنا بھی عبادت ہے۔'' (بحوالہ انوار القرآن از ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک)

☆ فی حرف دس نیکیاں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا، اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ایسی نیکی کہ جس کا درجہ دس کے برابر ہے، یعنی ایک حرف پر دس نیکیاں اور میں یہ نہیں کہتا کہ ''الم'' ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام دوسرا جبکہ میم تیسرا حرف ہے۔ (ترمذی) یہ لفظ ادا کیا تو ۳۰ نیکیاں مل گئیں۔ اس حدیث کا مطالعہ دیگر احادیث سے ملا کر کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اگر یہی تلاوت وضو کر کے کی جائے تو دس

کے بجائے ۲۵ نیکیاں ملیں گی اور اگر نماز کے اندر کی جائے تو پچاس نیکیاں ملیں گی۔ (بحوالہ: انوار القرآن)

☆ قرآن کا سمجھ کر پڑھنا

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوذر! اگر تو صبح اٹھتے ہی قرآن مجید کی ایک آیت سیکھ لے (مفہوم سمجھ لے) تو وہ تیرے لیے سو رکعت نوافل پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے۔'' (ابوداؤد)

☆ قرآن اور قوموں کا عروج وزوال

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: '' بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کے ذریعے سے بعض قوموں کو رفعت و بلندی عطاء فرما دیتے ہیں اور اسی کتاب کو چھوڑ دینے کی وجہ سے بعض قوموں کو نیچے گرا دیتے ہیں۔'' (مسلم)

☆ رشک کن سے روا ہے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''رشک کرنا صرف دو شخصوں سے روا ہے' ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید عطا کیا اور وہ دن رات اس کے پڑھنے اور اس میں تدبر و تفکر کرنے میں مسلسل مشغول رہتا ہے' دوسرا وہ شخص قابل رشک ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت دیا ہوا اور وہ دن رات اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا رہتا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

حافظِ قرآن کے والدین کی شان

حضرت معاذ جُہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے قرآن پڑھا (یعنی حفظ کیا) اور اس کے احکام یعنی اوامر و نواہی پر عمل کیا' اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جو سورج سے زیادہ روشن، چمک دار اور حسین ہوگا۔'' (مسند احمد' ابوداؤد)

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حافظ قرآن کی اپنی فضیلت اور مرتبہ کس قدر بلند ہوگا۔

☆ حفاظ کو رسول اللہ ﷺ کی نصیحت

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تلاوت کے ساتھ قرآن مجید کی حفاظت کیا کرو (یعنی بار بار تلاوت کر کے یاد رکھا کرو) کیونکہ قسم ہے رب العزت کی کہ قرآن مجید بھول جانے میں مثل اس طرح ہے جیسے رسی میں جکڑا ہوا اونٹ کہ ذرا سی رسی ڈھیلی ہوئی تو وہ بھاگ گیا' اسی طرح جہاں بے پروائی سے کام لیا گیا اور

تلاوت میں غفلت برتی گئی تو قرآن دماغ سے نکل گیا۔ لہٰذا قرآن مجید کی روزانہ تلاوت کریں۔'' (متفق علیہ)

☆ قرآن مجید سے لاتعلقی؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''رسول ﷺ (یوم حساب کو) کہیں گے' اے میرے پروردگار! میری قوم نے قرآن پاک کو چھوڑ دیا تھا۔'' (الفرقان: ۳۰) یعنی قرآن سے لاتعلق ہو جانے والوں پر اللہ کے رسول ﷺ خود استغاثہ دائر کریں گے۔

☆ ویران گھرانہ؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس شخص کے سینے میں قرآن مجید کا کچھ حصہ نہیں' وہ ویران گھر جیسا ہے۔'' (دارمی، ترمذی)

☆ حافظِ قرآن کی سفارش

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے قرآن پڑھا' دل کے ساتھ' اس کے حلال وحرام اور اوامر ونواہی کا لحاظ رکھا اور زندگی بھر ایسا ہی مظاہرہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور اس کے خاندان کے دس آدمیوں کے بارے میں جو قطعی جہنمی ہو چکے ہیں' اس کی سفارش قبول کرے گا اور ان کو جنت میں داخل کرے گا۔'' (مسند احمد' ترمذی) (علماء کرام نے ''قرآن پڑھنے'' کو حفظِ قرآن کے معنی میں لیا ہے)

☆ فتنوں سے نجات کی صورت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور اقدس ﷺ کو اطلاع دی کہ بہت سے فتنے ظاہر ہوں گے۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ ان سے خلاصی کی کیا صورت ہے؟ انہوں نے کہا: ''قرآن مجید۔'' (رواہ رزین' بحوالہ قرآن مجید از مولانا محمد زکریا)

☆ باعثِ افتخار

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ہر چیز کے لیے کوئی شرافت وافتخار ہوا کرتا ہے' میری امت کی رونق اور افتخار قرآن مجید ہے۔'' (رواہ فی الحلیہ بحوالہ فضائل قرآن مجید)

اہل عالم کو قرآن کا کھلا چیلنج

ا) ''اعلان کر دیجیے' اگر سارے انسان اور جن اس بات پر جمع ہو جائیں کہ اس جیسا قرآن لے آئیں تو وہ اس جیسا قرآن ہرگز نہ لا سکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بن جائیں۔'' (بنی اسرائیل: آیت ۸۸)

۲)''اور اگر تمہیں اس امر میں شک ہے کہ یہ کتاب (قرآن) جو ہم نے اپنے بندے پر اتاری ہے' یہ ہماری ہے یا نہیں' تو اس کی مانند ایک ہی سورت بنالاؤ۔ اپنے سارے ہم نواؤں کو بلالو' ایک اللہ کو چھوڑ کر باقی جس جس کی چاہو مدد لے لو، اگر تم سچے ہو تو یہ کام کر کے دکھاؤ۔ لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا اور یقیناً کبھی نہیں کر سکتے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن بنیں گے انسان اور پتھر' جو مہیا کی گئی ہے منکرین حق کے لیے۔'' (البقرہ: آیت ۲۳۔۲۴)

۳)''کیا یہ (منکرین) کہتے ہیں کہ آپ نے اس (قرآن کو) خود گھڑ لیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ ایمان نہیں لانا چاہتے۔ اگر یہ سچے ہیں تو اس شان کا ایک کلام بنالائیں۔'' (طور: آیت ۳۳۔۳۴)

۴) علم والے ہی قرآن کی صداقت کو پہچانتے ہیں اور وہ اس پر گواہ ہیں:

☆''اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ جانتے ہیں کہ جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ حق ہے۔'' (سبا: آیت ۶)

☆''یقیناً جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے اس سے پہلے' انہیں جب یہ پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ منہ کے بل سجدے میں گر جاتے ہیں۔'' (بنی اسرائیل: آیت ۱۰۷)

قرآن چاہتا ہے

☆اسے پڑھا جائے ☆اسے سمجھا جائے ☆اس پر عمل کیا جائے؟ ☆اس کو دوسروں تک پہنچایا جائے

قرآن پاک......علامہ اقبالؒ کی نظر میں

گر تو می خواہی مسلمان زیستن
نیست ممکن جز بہ قرآن زیستن

....

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہوکر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہوکر

....

خوار از مہجوریٔ قرآں شدی
شکوہ سنج گردش دوراں شدی

(مطبوعہ: ''بیدار ڈائجسٹ'' نومبر ۲۰۰۲ء)

سید یونس الحسنی

بلائیں سر پہ ہیں رقصاں

برصغیر کی جدوجہدِ آزادی میں بدیشی حکمرانوں سے نجات اور استخلاص وطن کے لیے مسلمانوں نے ہمہ جہت جنگ لڑی۔ تاج برطانیہ نے اس جدوجہد کو ناکام بنانے کے لیے کئی چالیں چلیں مثلاً

☆ حرمت جہاد کے فتوے کے لیے جعلی نبی پیدا کیا اور اسے ہر طرح کا تحفظ دیا۔

☆ غیر مسلموں میں سے کئی لوگوں کو خرید کر ان سے سرور کائنات ﷺ کی شان میں پے در پے گستاخیاں کرائیں تا کہ اہل وطن میں دراڑیں پڑ جائیں۔

☆ کئی ضمیر فروش مسلمانوں اور بزرگانِ دین کی قبور کے مجاوروں کو اعزازی جاگیروں اور وظیفوں سے نوازا کہ اس طرح حریت کیش مسلمانوں کو تحریک انقلاب سے باز رکھا جا سکے۔

☆ لیلائے حریت کے متوالوں کو بے دریغ خاک وخون میں تڑپایا کہ لوگ خوفزدہ ہو کر بنیادی حق آزادی کے مطالبے سے دستبردار ہو جائیں۔

لیکن یہ حقیقت بھی پوری آب وتاب کے ساتھ قرطاس تاریخ پر جگمگا رہی ہے کہ حرص وآز اور مکر وریا کی فرنگی چالیں مسلمانان برصغیر کو من حیث القوم اپنے تابع مہمل رکھنے میں ناکام رہیں۔ سامراجیوں کو اپنا کھیل ختم ہوتا محسوس ہوا تو وہ بندر کی طرح انصاف کرتے ہوئے اپنے من پسند آزیری مخبروں کو مقتدر بنا کر چلتے بنے اس طرح بہ ظاہر آزاد ہونے والی عظیم امت مسلمہ باطناً بدستور غلام رہی۔ نتیجہ سب کے سامنے ہے کہ آج دن تک پاکستان میں عوام کی مرضی اور منشا کے مطابق حکومتیں کبھی نہیں بن پائیں۔ حال ہی میں دیکھ لیجئے اراکین اسمبلی بیا کل پھر رہے ہیں۔ اجلاس ہی نہیں بلایا جا رہا۔ امریکی سفارتکار حکومت سازی میں بھرپور مداخلت کر رہے ہیں۔ انہوں نے صاف طور پر اعلان کر دیا ہے کہ ''جنرل مشرف پاکستان میں جو چاہے کریں، وہ منتخب ہوں نہ ہوں ان کی حکومت ہمارے مفاد میں ہے اور انہیں کوئی خطرہ نہیں ہم مجلس عمل کی حکومت کسی بھی صورت پسند نہیں کرتے'' صدر پرویز کی بے طرح اور بے انتہا امریکہ نوازی نے سیاستدانوں کی روش بھی بری طرح ہلا دی ہے۔ وہ فکری اپج نظری، کوتاہی اور عملی کجی کے باعث کسی آزاد خود مختار مملکت کے سیاسی رہنما ہرگز نہیں لگتے بلکہ ان کی کیفیات تو پتلیوں کی سی ہیں۔ جن کی ڈور سرحد پار سے نہیں سات سمندر پار سے مقررۂ اوقات پر لگے بندھے طریقے سے ہلائی جا رہی ہیں۔ موجودہ صورت حال نے یہ بات بھی پوری توانائی سے اجاگر کر دی ہے کہ وطن عزیز میں

انقلاب پسند اور سامراج دشمن طبقہ صرف علماء کا ہے۔ اپنے اسی ''قصور'' اور ''گناہ'' کی پاداش میں وہ اقتدار کے لیے انتہائی ناپسندیدہ قرار دیئے جا رہے ہیں۔ انہیں اس گیم سے باہر رکھنے کے لیے سازشوں کا زبردست جال بنا جا رہا ہے۔ راقم انتخابات کے فوری بعد ایک کالم میں ایسے ہی خدشات کا اظہار کر چکا ہے جو آج حقیقت کا روپ دھار چکے ہیں۔ یوں بھی سائیکلوں اور ریہڑوں پر یا پیادہ مہم چلا کر بڑے بڑے بُرج الٹانے والے یہ لوگ غرباء کے اصل نمائندگان ہیں جنہیں بجیر و گروپ کبھی قبول نہیں کر سکتا۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے مبصرین بہ لطائف الحیل ان کی کردار کشی کا ظالمانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ الزامات کی بوچھاڑیں، اتہامات کی آندھیاں اور افتراپردازی کی امواج قاہرہ ہیں۔ ٹی وی پر کئی سیاسی دانشوروں کو دیکھا جیسے بے ہاتھ منہ دھوئے چلے آئے ہوں مگر مولویوں کو آڑے ہاتھوں لے رہے تھے جبکہ ان کے ساتھی اثبات میں سروں کو یوں ہلا رہے تھے جیسے میاں مٹھو کے مانند رٹی رٹائی کہانی کہہ سنا رہے ہوں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

☆ مولویوں کو سیاست میں نہیں آنا چاہیے تھا۔ وہ مسجدوں میں بیٹھ کر اللہ اللہ کیا کریں۔

☆ انہیں خارجہ امور کا کچھ علم نہیں۔ ان کے حکومت میں آنے سے ملک برباد ہو جائے گا۔

☆ انہیں کم سیٹیں ملی ہیں اس لیے وزیراعظم کا مطالبہ انہیں زیب نہیں دیتا۔

☆ یہ ایک دوسرے کی اقتداء میں نمازیں تو پڑھتے نہیں مگر کرسی کے لیے متحد ہو گئے ہیں۔

☆ مولوی حضرات حکمران بن گئے تو قوم کو صدیوں پیچھے کے زمانے میں لے جائیں گے۔

☆ حکومت کرنا ملاؤں کے بس کا روگ نہیں کیونکہ مذہب میں کوئی طریقِ حکمرانی بتایا ہی نہیں گیا۔

☆ یہ لوگ صرف اقتدار کے پجاری ہیں۔

سوچنے کی بات ہے کہ دیگر جماعتوں کے اراکین اسمبلی گردش لیل و نہار کے ساتھ ساتھ جوڑ توڑ میں مصروف ہیں تو بالکل درست لیکن علماء ان مراحل سے آمد و رفت کریں تو اقتدار کے پجاری کہلائیں۔ عجب فلسفہ ہے۔ سمجھنے کا نہ سمجھانے کا۔ معروضی حالات و واقعات واشگاف انداز میں اس امر کا اظہار کر رہے ہیں کہ مولویوں کی حکومت بننے سے حرص زادوں کے مکروہ مفادات تکمیل پذیر نہیں ہو سکیں گے۔ اس لیے وہ بیرونی آقاؤں کی ہاں میں ہاں میں ملائے جا رہے ہیں کہ وہی ان کا اول و آخر سہارا ہیں۔ خود بے حس ہو کر عوام میں بے حسی اور بے یقینی کی فضا قائم کرنا ان کی حیات مستعار کا مقصد فاسدہ ہے۔ جمہوریت کے مفاد کہلانے پر فخر محسوس کرنے والے دینی طبقات کے نمائندگان کو یہ جمہوری حق دینے پر قطعاً آمادہ و تیار نہیں ہیں۔ دنیا بھر میں مسلمانوں کو بری طرح رگیدا جا رہا ہے خصوصاً بڑے بڑے غیر مسلم ممالک میں ان سے جینے کے حقوق چھینے جا رہے ہیں جس پر ان سیاسی جغادریوں کی زبانیں گنگ ہیں۔ اب معاملہ حد سے بڑھ گیا ہے۔ امریکہ کے ایک بدزبان اور بدنہاد پادری نے وجہ وجود کائنات حضور ختمی مرتبت ﷺ کی ذات ستودہ صفات پر انتہائی دیدہ دلیری سے غلیظ، سوقیانہ، غیر مہذب اور بے پناہ گستاخانہ الزامات لگائے ہیں جس پر مسلم دنیا کے جذبات شدید مشتعل اور مجروح ہوئے ہیں۔ ہر جگہ اس

شخص کی مذمت کی جا رہی ہے لیکن ہمارے سیاسی لیڈروں اور میڈیا والوں کو سانپ سونگھ گیا ہے۔ البتہ نژادِ نو نے بھرپور احتجاج کیا ہے، علماء نے اس کجرو پادری سے معافی مانگنے کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ وطن عزیز میں طلبہ کی مختلف تنظیموں نے احتجاجی مظاہروں اور جلسوں کا اہتمام بھی کیا۔ وطن عزیز میں غیر ملکی مشنری مدارس کے مسلم طلبہ بھی کسی سے پیچھے نہیں رہے اور اور حضور پرنور ﷺ سے اپنی بے پایاں محبت کا پورا پورا ثبوت فراہم کیا۔ تعجب ہے کہ ان اداروں کے منتظمین کو یہ کیفیت بہت گراں گزری اور انہوں نے عزیز طلبہ کو دھمکانا شروع کر دیا۔ ایک اخباری اطلاع کے مطابق کراچی کے کسی مشنری ادارے کے طلبہ نے امریکی پادری کی زباں درازی پر احتجاج کیا تھا مگر اس ادارے کی انتظامیہ نے اس کا برا منایا اور ان غیور و جسور عشاق رسول آخریں ﷺ کو اپنے ادارے سے بیک جنبش قلم نکال دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسلام کے نام پر وجود پذیر ہونے والے ملک پاکستان میں' ایک غیر مسلم تعلیمی ادارے کے بزرجمہروں کو یہ جرأت کیونکر ہوئی۔ اپنے نبی مکرم ﷺ سے محبت کا کھلا اظہار کرنے والے نوجوانوں کو تادیبی کارروائی کی دھمکی دیں۔ حکومت پاکستان سے کوئی مطالبہ کرنا فعل عبث ہے۔ البتہ ہم بڑے کرب اور درد و سوز آرزومندی کے ساتھ والدین سے گزارش کرتے ہیں کہ اپنے بچوں کو غیر مسلم اداروں میں ہرگز داخل نہ کرائیں کہ وہ بہر طور دین متین سے بغاوت پر اکسانے، ان کے دلوں سے حب رسول (ﷺ) کھرچنے اور ان میں موجود اسلامیت کے قدرے کمزور جذبات کو طویل نیند سلانے کا مکروہ و مذموم دھندہ بڑے کروفر سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یقین مانیے! انہیں کوئی پوچھنے، روکنے ٹوکنے، ہوڑنے ہٹکنے والا نہیں۔ شاید ہم پھر سے غلامی کی زنجیروں میں جکڑے گئے ہیں۔ فرق صرف آقا کا ہے برطانیہ کی بجائے امریکہ۔ غور کیجیے! اپنی اولادوں کو بچانے، سنوارنے نکھارنے اور اجالنے کا فریضہ انجام دیجئے کیونکہ صورت حال کچھ ایسی ہے کہ دل ڈولتا ہے بقول شاعر ؎

بلائیں سر پہ ہیں رقصاں سحاب کی صورت
کہ اپنا دور بھی ہے اک عذاب کی صورت

ماھانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان

☆ دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان ☆ 26 دسمبر 2002ء بروز جمعرات، بعد نماز مغرب

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی **سید عطاء المہیمن بخاری** دامت برکاتہم (امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

نوٹ: رات قیام کرنے والے حضرات گرم چادر ہمراہ لائیں۔

الداعی: سید محمد کفیل بخاری ناظم' جامعہ معمورہ، دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان فون: 061-511961

عرفان صدیقی

جس دھج سے کوئی مقتل کو گیا......!

میر ایمل کاسی کا جسد خاکی آج کسی وقت کلی ابراہیم زئی کے قبرستان میں دفن کر دیا جائے گا' جہاں اس کے والدین کی قبریں ہیں۔ حقیقی والدہ اس کی نوعمری میں ہی فوت ہو گئی تھی۔ سوتیلی ماں بی بی حلیمہ نے اس کی پرورش کی اور کچھ اس انداز سے کی کہ ایمل کو لمحہ بھر کے لیے بھی متاع گم گشتہ کا احساس نہ ہوا۔ زہر کا ٹیکہ لگنے سے ذرا پہلے اسے اپنے لواحقین سے ٹیلی فون پر بات کرنے کے لیے دس منٹ کا وقت دیا گیا۔ اس نے سب سے پہلے ماں سے بات کی۔ ''ماں میرے لیے دعا کرنا اور یقین رکھنا کہ میں بزدلوں کی موت نہیں مروں گا۔'' بہتر سالہ بی بی حلیمہ کی بوڑھی آنکھوں سے آنسوؤں کے دھارے پھوٹ کر اس کے چہرے کی جھریوں میں گم ہو رہے تھے۔ پھر اس نے اپنے بڑے بھائی سے بات کی۔ ''ماں کا خیال رکھنا' اسے کسی لمحے بھی اکیلے نہ چھوڑنا' اسے خدمت کی ضرورت ہے۔'' اس کے لہجے میں غم اور افسوس کی کوئی جھلک نہ تھی۔ تاہم اس کی آواز بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے کہا ''مجھے پچھلے دو دن سے ایک ایسے کمرے میں رکھا گیا جس کا ٹمپریچر بہت کم تھا۔ اس یخ بستہ کمرے کی وجہ سے میرا گلا خراب ہو گیا۔''

وہ بہادر شخص تھا۔ چھ فٹ سے نکلتے ہوئے قد والے اس جوان نے کبھی اپنے گھر والوں کو نہ بتایا کہ اس کے سیل کا طول و عرض کیا ہے اور یہ کہ وہ کئی برسوں سے ٹانگیں سکیڑ کر سو رہا ہے۔ وہ پوری مردانگی سے بھرپور قہقہہ لگاتا اور اپنے محافظوں سے کہتا ''تم اتنے ڈرتے کیوں ہو؟ میں نے جو کچھ کیا' تن تنہا کیا۔ میرا کوئی لشکر ہے نہ گروہ نہ پارٹی۔ آخر تم اتنے حواس باختہ کیوں رہتے ہو؟''

انگریزی ادب میں ایم اے کرنے والے ایمل کاسی کے دل میں امریکیوں سے انتقام لینے کا شعلہ کیسے بھڑکا؟ اس کا اندازہ شاید ان بے شمار خطوط سے ہو سکے جو اس نے اپنے عزیزوں کو لکھے اور جو اس کی وصیت کے مطابق جلد طبع ہو جائیں گے لیکن حقیقت ہے کہ وہ نہ الجھے ہوئے ذہن کا مالک تھا' نہ پراگندہ خیال کا شکار۔ اس کی گفتگو میں کبھی ابہام نہیں رہا۔ اس نے دو سال قبل اپنے ایک تفصیلی انٹرویو میں جو کچھ کہا تھا' وہ اس کی پختہ فکر اور مصفی سوچ کا ترجمان تھا۔

''آخر تم نے یہ کام کیوں کیا؟''

''یہ اسرائیل اور مسلم ممالک کے بارے میں امریکی پالیسیوں کا نتیجہ تھا' جس نے مجھے ردعمل پر ابھارا۔ میں نے یہ بات اپنے وکلاء اور ایف بی آئی کے تفتیشی اہلکاروں کو بھی صاف صاف بتا دی تھی۔''

''تمہیں اپنے کیے پر کوئی پچھتاوا نہیں؟''

''ہرگز نہیں...... مجھے ذرا برابر بھی پچھتاوا نہیں۔ میں کبھی لمحہ بھر کے لیے بھی اپنے کئے پر پشیمان نہیں ہوا۔ مجھے صرف اپنی گرفتاری کے انداز پر افسوس ہے۔''

''تم نے انگریزی ادب میں ماسٹر کیا۔ شعر و ادب کا قتل سے کیا تعلق؟''

''تعلیم، تعلیم ہوتی ہے۔ میرے اس فعل کا تعلق میری سیاسی فکر سے ہے۔''

''کیا تم نماز پڑھتے ہو؟''

''جی ہاں...... اللہ کے فضل سے، میں سکول کے زمانے سے باقاعدگی کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہوں۔''

''دنیا میں کئی مسلم تنظیمیں ایسی ہیں جو امریکی شہریوں اور تنصیبات کو نشانہ بناتی ہیں۔ کیا تمہارے خیال میں وہ ٹھیک کرتی ہیں؟''

''میں اسے مختلف زاویے سے دیکھتا ہوں۔ کیا آپ کو نظر نہیں آتا کہ امریکہ مسلمانوں کو کس قدر نقصان پہنچا رہا ہے؟ کیا آپ نہیں جانتے کہ وہ کس طرح اسرائیل کی پشت پناہی کر رہا ہے؟ کیا یہ درست نہیں کہ ساری پابندیاں صرف مسلم ممالک کے خلاف لگتی ہیں؟ اگر مسلمان اس کے خلاف ردِ عمل دکھاتے ہیں تو وہ غلط کیسے ہو گیا؟''

''کیا اسلام قتل سے منع نہیں کرتا؟''

''ضرور کرتا ہے لیکن اسلام انتقام لینے کی بھی اجازت دیتا ہے۔ اگر دوسرے تمہیں مار رہے ہوں، تمہیں ہلاک کر رہے ہوں تو اسلام ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے اور ظلم سہتے رہنے کی تلقین نہیں کرتا۔''

''کیا تمہیں موت کا ڈر نہیں؟''

''ہرگز نہیں۔ میں موت سے ڈرنے والا نہیں۔ ہاں! مجھے جیل میں قید و بند کی زندگی اچھی نہیں لگتی۔''

''اگر کوئی بھی اپیل کامیاب نہیں ہوتی تو تم کس طرح مرنا پسند کرو گے؟''

''(قہقہہ لگاتے ہوئے) میں موت کے کسی طریقے کا انتخاب نہیں کروں گا۔ میں یہ کام ان لوگوں کی مرضی پر چھوڑ دوں گا۔''

''پاکستانیوں کے لیے کوئی پیغام؟''

''اہلِ پاکستان کو میری طرف سے مبارکباد کا پیغام پہنچا دینا۔ جب مجھے موت کی سزا سنائی گئی تو میرے اہلِ وطن نے مظاہرے کئے۔ اسامہ بن لادن نے بھی ایک بیان جاری کیا۔ میں اپنے ہم وطنوں اور اسامہ بن لادن کا بے حد شکر گزار ہوں۔''

''کیا تم اسامہ کو ہیرو سمجھتے ہو؟''

''وہ میرا ہی نہیں تمام مسلمانوں کا ہیرو ہے۔ وہ ایک عظیم انسان ہے اور میرے دل میں اس کے لیے بے پناہ عزت ہے۔''

ایسی گفتگو، کوئی پراگندہ خیال انسان نہیں کر سکتا۔ صاف ذہن اور پختہ خیالات کا حامل ایمل کاسی اب اس دنیا میں نہیں۔ آج اس کا ساڑھے چھ فٹ لمبا تابوت کلی ابراہیم زئی کے قبرستان میں دفن ہو جائے گا۔ مشن روڈ کوئٹہ پر اس کا گھر، لوگوں کے بے پناہ ہجوم کے باعث تنگ ہو گیا ہے۔ اجنبی، نامانوس چہرے، جنہیں اس کے لواحقین جانتے بھی نہیں۔ ہزاروں

عورتیں، بی بی حلیمہ کے گرد جمع، اسے مبارک باد دے رہی ہیں۔ مرد دور سے بی بی حلیمہ کو دیکھتے، ہاتھ باندھ کر چند لمحے کھڑے رہتے اور عقیدت بھرا اسلام کہہ کر باہر نکل جاتے ہیں۔ خبر ہے کہ اسلام آباد کی ہدایت پر پی آئی اے نے عین وقت پر میت لانے والی فلائٹ بدل دی تاکہ کنفیوژن کے باعث ائیر پورٹ پر اس کا استقبال نہ ہو سکے۔

وہ خوش بخت تھا کہ اسے پاکستان کی مٹی نصیب ہوگئی۔ ہم نے تو ''جہادِ اکبر'' کی نزاکتوں کے سبب کابل کی قتل گاہوں میں شہید ہو جانے والوں کی میتیں تک وصول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ شہید کی روح کا اصل اعزاز یہی ہوتا ہے کہ حکمران ٹولے کا کوئی شخص اس کے لیے تعزیتی بیان تک جاری نہیں کرتا لیکن کروڑوں انسانوں کی محبتیں، عقیدتیں اور دعائیں برسوں اس کے ساتھ ساتھ رہتی ہیں۔ (بشکریہ: ''نوائے وقت'' ۹ انومبر ۲۰۰۲ء)

علمائے اہل حدیث و دیگر اہل علم سے درخواست

الف........ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ''**احتساب قادیانیت**'' کے نام سے گزشتہ صدی کے مرحوم اکابر علمائے اسلام کی رد قادیانیت پر کتب کو شائع کرنا شروع کیا ہے۔ اس وقت تک سات جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ آٹھویں اور نویں جلد میں فاتح قادیان حضرت مولانا ثناء اللہ امر تسریؒ کے رد قادیانیت پر جملہ رسائل کو یکجا کرنا مقصود ہے۔ نصف سے زائد رسائل پر جدید حوالہ اور تخریج کا کام مکمل ہو کر کمپوزنگ ہو رہی ہے۔

ب........ ہمیں اس وقت پریشانی اور مشکل یہ لاحق ہے کہ مولانا مرحوم کے یہ سات رسائل میسر نہیں آرہے:

(۱)...... ہفوات مرزا (۲)...... صحیفہ محبوبیہ (۳)...... زار قادیانی (۴)...... قادیانی مباحثہ دکن (۵)...... تفسیر نویسی کا چیلنج اور فرار (۶)...... تحفہ احمدیہ (۷)...... مکالمہ احمدیہ

آپ میں سے جن حضرات کے پاس یہ رسائل موجود ہوں اطلاع دیں ہم آدمی بھیج کر فوٹو کاپی کرالیں گے یا اگر ممکن ہو تو عمدہ فوٹو کرا کر ارسال فرمائیں۔

تمام خرچہ ہمارے ذمہ ہوگا۔ انتہائی ضروری دینی فریضہ سمجھ کر تعاونوا علی البر کے تحت تعاون فرمائیں۔ ہم پر بہت احسان ہوگا۔ واجرکم علی اللہ تعالیٰ!

جواب و رابطہ کیلئے: (مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122

جاوید چودھری

ہاں، ہاں

یہ ۲۵ جنوری ۱۹۹۳ء کی سرد صبح تھی۔ ۷ بج کر ۷ منٹ پر ورجینیا میں مکلین کی ۱۲۳ نمبر سڑک کے ایک سگنل پر ایک گاڑی رکی' اس میں سے درمیانے قد کا ایک خوبصورت نوجوان نکلا' اس کے ہاتھ میں چینی ساخت کی اے کے ۴۷ کلاشنکوف تھی۔ نوجوان نے اترتے ہیں فائر کھول دیا۔ اس کا ہدف سی آئی اے کے پانچ اہلکار تھے۔ تین اہلکار بچ گئے لیکن ۶۵ سالہ ڈاکٹر لاسنگ بینیٹ اور انجینئر فرینک ڈارمنٹ مارے گئے نوجوان فائرنگ کے بعد اطمینان سے فرار ہوگیا۔

یہ نوجوان ایمل کاسی تھا۔ ایمل کاسی ۳ مارچ ۱۹۹۰ء کو امریکہ گیا۔ سیاسی پناہ لی' سی آئی اے کے ایک اعلیٰ آفیسر کے بیٹے کرس مارسنی کوریئر کمپنی ''ایلسل'' میں ملازم ہوا۔ یہ کمپنی سی آئی اے کے ہیڈ کوارٹر میں حساس دستاویز پہنچاتی تھی۔ ایمل یہ پیکٹ لے کر اکثر سی آئی اے جاتا تھا۔ اسی آمد و رفت کے دوران اس نے سی آئی اے پر حملے کا منصوبہ بنایا۔ وہ بنیادی طور پر سی آئی اے کے ایک موجودہ اور سابق ڈائریکٹر کو نشانہ بنانا چاہتا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ ان دونوں نے مسلمانوں کو بہت نقصان پہنچایا۔ یہ دونوں بچ گئے لیکن لاسنگ بینیٹ اور فرینک ڈارمنگ مارے گئے۔ ایمل اگلے روز پی آئی اے کی فلائیٹ سے پاکستان آ گیا۔ امریکی پولیس نے اس کے فلیٹ پر چھاپہ مارا اور اس کے دوست زاہد میر سے کلاشنکوف برآمد کرلی۔ کلاشنکوف پر ایمل کاسی کے فنگر پرنٹس موجود تھے۔ ایمل مجرم ثابت ہوگیا۔ امریکہ ایمل کو تلاش کرنے لگا۔ کوئٹہ میں اس کے گھر کی نگرانی شروع ہوگئی۔ اس کے خاندان کے ٹیلی فون ٹیپ ہونے لگے۔ اس کے دوست احباب کا پیچھا کیا جانے لگا اس کی تصویریں پوری دنیا میں چھپوادی گئیں۔ اطلاع دینے والوں کے لیے بھاری انعام کا اعلان ہوگیا۔ امریکی جاسوس انتہائی جدید آلات کے ساتھ پاکستان آ گئے، ایمل کی تلاش کے لیے سٹیلائٹ کی مدد لی جانے لگی۔ یوں ایمل آگے آگے تھا اور امریکی ایجنسیاں پیچھے پیچھے، اسے پکڑنے کے لیے امریکہ نے پاکستان میں ۱۳ آپریشن کئے اس کے گھر پر چھاپہ مارا گیا اس نے نواب آف بگٹی کے پاس پناہ لی تو آصف علی زرداری اور نصیر اللہ بابر کے ذریعے بگٹی پر دباؤ ڈالا گیا۔ چمن اور سبی میں امریکی کمانڈوز نے دھاوا بولا، افغان بارڈر پر ایک سردار کے ڈیرے کو گھیرے میں لیا گیا وہ قابو نہ آیا لیکن ۱۵ جون ۱۹۹۷ء کو جب وہ ڈیرہ غازی خان کے شالیمار ہوٹل کے کمرہ نمبر ۳۱۲ میں سیف اللہ کے نام سے ٹھہرا ہوا تھا۔ تو صبح چار بجے امریکہ نے اسے پاکستانی کمانڈوز کی مدد سے گرفتار کرلیا۔ کاسی کے مخبر کو ۳۵ لاکھ ڈالر دے دیئے گئے۔ وہ ورجینیا پہنچ گیا جہاں فیئر فیکس کی عدالت میں اس کے خلاف مقدمہ چلا اسے سزائے موت سنادی گئی یوں ۱۴ نومبر ۲۰۰۲ء کو امریکی وقت کے مطابق رات نو بجے ایمل کو زہریلا انجکشن لگا دیا گیا، ایمل کاسی اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔

یہ ہے ایمل کاسی کی کہانی۔اس کہانی سے تین چیزیں سامنے آتی ہیں۔اول امریکہ نے اپنے دوشہریوں کی موت کا بدلہ لینے کے لیے زمین آسمان ایک کر دیا۔کروڑوں روپے لگائے، مسلسل ساڑھے چار سال تک کاسی کا پیچھا کیا، اپنا سارا سفارتی عسکری اور معاشی دباؤ استعمال کیا اور قانونی اور غیر قانونی طریقے سے ایمل کو اٹھا لے گئے۔دوم امریکہ کی نظر میں بحیثیت ایک آزاد ملک پاکستان کی کوئی اہمیت، کوئی حیثیت نہیں اور پاکستان کے حکمران قانون اور آئین سے بالاتر ہیں جب امریکہ کو ایمل کی شالیمار ہوٹل میں موجودگی کی اطلاع ملی تو میڈلین البرائٹ نے نواز شریف کو فون کیا۔نواز شریف ترکی کے دورے پر تھے، نواز شریف نے پاکستان میں اپنے ایک وزیر کو امریکی کمانڈوز سے تعاون کا حکم دیا، حکم کی تعمیل ہوئی اور ایمل کو قانونی تقاضے پورے کئے بغیر امریکہ کے حوالے کر دیا گیا۔اور سوم عالم اسلام ایک شدید بے حسی کا شکار ہے۔امریکہ نے ایمل کاسی کو عین رمضان میں سزائے موت دی۔اس وقت دنیا میں ۶۱ اسلامی ممالک ہیں۔امریکہ کے اندر ۸۰ لاکھ مسلمان ہیں۔امریکہ میں مسلمانوں کی ۴۲۶ رجسٹرڈ تنظیمیں ۱۶۵ مدرسے ۸۴۳ اسلامی مراکز اور ۸۹ اشاعتی ادارے ہیں لیکن کسی اسلامی ادارے نے امریکہ کے اندر احتجاج کیا اور نہ ہی کسی مسلم ملک نے امریکہ کے باہر، اس کے برعکس امریکہ کی ۴۲ تنظیموں نے کاسی کی سزائے موت رکوانے کے لیے اپیلیں بھی کیں اور احتجاج بھی۔ان میں ایمنسٹی انٹرنیشنل، دی نیشن ڈاٹ کام، رچمنڈ مرکز برائے تعلیم و امن اور قومی اتحاد جیسے ادارے زیادہ نمایاں ہیں۔۱۴ نومبر کو جب ایمل کو موت کا انجکشن لگایا جا رہا تھا تو اس وقت بھی ۱۸۵ امریکی شہری جیل کے باہر احتجاج کر رہے تھے، ان لوگوں نے ہاتھوں میں موم بتیاں اور پھول اٹھا رکھے تھے، دلچسپ بات ملاحظہ کیجئے پاکستان سمیت ۶۱ اسلامی ممالک میں سے کسی ملک کو اتنی توفیق بھی نہیں ہوئی کہ وہ کم از کم رمضان کے مقدس مہینے میں ہی یہ سزا مؤخر کرنے کی درخواست کر دے یہ ''سعادت'' بھی امریکہ کی تین عیسائی تنظیموں ہی کو حاصل ہوئی۔

یہ درست ہے مجرم، مجرم ہوتے ہیں مجرموں کو سزا بھی ہونی چاہیے لیکن کیا مجرم ہونے کے بعد شہریت ختم ہو جاتی ہے، مجرم کا مذہب تبدیل ہو جاتا ہے۔نہیں ہوتا، دنیا بھر کے سفارتکار غیر ملکی جیلوں میں بند اپنے مجرموں سے ملتے ہیں ان کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں کرسمس ہو، دیوالی ہو یا عید یہ سفارتی نمائندے غیر ملکی جیلوں میں بند اپنے مجرموں سے ملاقات کرتے ہیں تہوار کے مطابق ان ممالک سے ان مجرموں کے لیے رعایت بھی لیتے ہیں لیکن ہمارے اندر تو اتنی اخلاقی جرأت بھی نہیں، مجھے یقین ہے اگر پاکستان یا او آئی سی امریکہ سے یہ سزا ۲۵ دن تک مؤخر کرنے کی درخواست کرتی تو کاسی کو یہ تیس روزے رکھنے کی مہلت مل سکتی تھی لیکن ایسا نہ ہوا؟ میرے ایک دوست کا کہنا ہے امریکہ نے کاسی کو جان بوجھ کر رمضان میں سزائے موت دی وہ اس نعش کے ذریعے عالم اسلام کو اس کی اوقات سمجھانا چاہتا تھا وہ ان ۶۱ اسلامی ممالک کو بتانا چاہتا تھا تم میں تو اتنی بھی جرأت نہیں کہ تم اپنے مقدس مہینے کا تقدس ہی بچا سکو، ان ایک ارب ۴۵ کروڑ مسلمانوں سے تو وہ بھیڑیں اچھی ہیں جو قصائی کو اپنی بہن کی گردن پر چھری پھیرتے دیکھ کر کم از کم باں، باں تو کرتی ہیں۔ذرا سوچئے کیا ہم اس بے حسی اور اخلاقی جرأت کے اس معیار کے ساتھ دنیا میں مسلمانوں کی حفاظت کر سکتے ہیں۔نشاۃ ثانیہ کے خواب دیکھ سکتے ہیں؟

(بشکریہ: ''جنگ'' ۱۹ نومبر ۲۰۰۲ء)

محمد عمر فاروق

پشیمانی کیسی......؟

سچائی ایسی ابدی حقیقت ہے جو سماعتوں کے بہرے، بصارتوں کے اندھے اور بصیرتوں کے بانجھ ہو جانے پر بھی اپنا وجود سلامت رکھتی ہے اور اپنی حقیقت کا لوہا منوا کر رہتی ہے۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی کے بعد ہمارے حکمرانوں نے جس راستے کو اختیار کیا تھا' حالیہ انتخابات میں' وہ اپنے فیصلے کا نتیجہ دیکھ چکے ہیں۔ اُن کے عاجلانہ اور غیر دانشمندانہ فیصلے نے قوم و ملک اور عالم اسلام کو جس عظیم نقصان سے دوچار کیا' اُس کے بداثرات آنے والے سالوں نہیں' صدیوں تک کے سینے پر اپنے پنجے گاڑ چکے ہیں۔ گزشتہ دنوں وفاقی وزیر اطلاعات و فروغ ابلاغ نثار میمن نے برٹش کونسل کے زیر اہتمام رائٹرز اینڈ پروڈیوسرز کے لیے منعقدہ پندرہ روزہ تربیتی ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے' اعتراف کیا ہے کہ ''ہمارے معاشرے میں مغربی مفادات رکھنے والے افراد کی تعداد زیادہ ہوگئی ہے۔ دانشور طبقہ کا فرض ہے کہ وہ معاشرے میں شعور اجاگر کرنے کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔''

جب کسی ملک کی فکری غلامی اور حاکمانہ بالادستی قبول کر لی جائے تو اس کی تہذیب و ثقافت سے اپنی معاشرت، اقدار اور کلچر کو کیسے محفوظ رکھا جا سکتا ہے؟ اور پھر ہمارے ارباب اختیار کا قبلہ و کعبہ جب شروع ہی سے امریکہ اور یورپ رہے ہوں اور جب اُن کی تہذیب و ثقافت کو ہمارے حکمران، بیوروکریٹ، جرنیل، سرمایہ دار اور سیاستدان طبقے کی محبوبہ کا درجہ حاصل ہو اور خود اس طبقے کی تعلیم و تربیت، رہن سہن، نشست و برخاست، بات چیت، میل جول سے لے کر قیام و طعام تک کے طور طریقے مغربی تہذیب میں رنگے ہوئے ہوں تو جناب والا! یہ طبقہ مغربی مفادات کا محافظ و نگران کیونکر نہ ہوگا؟ جب روز اوّل ہی سے آپ مغربیت کو اپنی روح میں اتار چکے ہیں تو اب یہ دکھاوے کا واویلا اور مگرمچھ کے آنسو...... چہ معنی دارد؟

اب تو اکثر حلقوں کی طرف سے کہا جا رہا ہے کہ ''ہم آزاد نہیں ہیں'' اور ''پاکستان امریکا کالونی بن چکا ہے'' وغیرہ۔ لیکن ذرا پلٹ کر دیکھیں تو نظر پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان پر جا ٹھہرتی ہے۔ موصوف کا تعلق چونکہ استعمار کے خود کاشتہ گروہ قادیانیت سے تھا۔ لہٰذا انہوں نے حق نمک ادا کرتے ہوئے' خارجہ پالیسی کو ایسی بنیادوں پر تشکیل دیا کہ پاکستان، یورپ و امریکہ کے پھندے میں اس طرح پھنسا کہ اب پچپن برس ہو چکے ہیں مگر پاکستان سامراج کی غلامی کا کلادہ اپنی گردن سے اتارنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ غیروں کی غلامی نے ہم سے جذبہ و احساس کی واحد دولت بھی چھین لی ہے اور شعور و ادراک کی نعمت ہمیں نصیب ہی کب ہوئی ہے کہ ہم دو گھڑی اپنے افعال و اعمال پر غور ہی کر سکتے' جب نوبت یہاں تک آ پہنچے تو قومی حمیت اور دینی غیرت بھی چپکے سے رخصت ہو جاتی ہے۔ یہ تو مالک حقیقی کا احسان عظیم ہے کہ ان صبر آزما اور ایمان شکن حالات میں بھی ایسے صاحبانِ دانش و بصیرت اور قومی و دینی احساس کے حامل بندوں سے یہ ارض پاک خالی نہیں ہوئی کہ جن کے دم قدم سے دشمن کی ناپاک سازشوں اور منصوبوں کے باوجود پاکستان کا وجود سلامت ہے۔ وہ جو اس خطۂ پاک

کے دشمنوں کے مذموم عزائم کے آگے سدِّ سکندری اور سنگِ راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔اور جن کے پیشِ نظر مغربی و امریکی مفادات کا تحفظ نہیں بلکہ ان کا مقصد ایمانی مفادات کی نگہبانی ہے۔

امریکی اطاعت اور غلامی کو قبول کر لینے کے بعد وزیر موصوف کا یہ کہنا ہی بے جا ہے کہ ''ہمارے معاشرے میں مغربی مفادات رکھنے والوں کی تعداد زیادہ ہوگئی ہے۔'' جب امریکی دشمن جان وایمان کی چوکھٹ پر سر جھکا ہی ڈالا ہے تو اب اس کے نتائج پر پشیمانی کیسی؟ ڈاکٹر بشیر الدین محمود سے لے کر ڈاکٹر عامر عزیز کی گرفتاری تک' ہم نے غلامی کی جو داستان رقم کی ہے' کیا اس کے بعد بھی پاکستان میں مغربی مفادات کے فروغ کی بات کرنا' ہمیں زیب دیتا ہے۔ہم نے مسئلہ افغانستان پر امریکہ کی حمایت کر کے محض طالبان حکومت کو ہی ختم نہیں کرایا بلکہ دنیا بھر میں جاری مسلم حریت پسند تحریکوں میں ڈیڈ لاک پیدا کر دیا ہے۔''سب سے پہلے پاکستان'' ہی کے نعرے کا ثمر ہے کہ فلسطینی مسلمان خاک وخون میں نہلائے جا رہے ہیں۔اتنا ظلم تو اُن پر گزشتہ پچاس برسوں میں بھی نہیں ہوا تھا۔وجہ یہ ہے کہ ہماری اخلاقی امداد سے محرومی کے بعد' ان کی کمر ٹوٹ گئی ہے اور یہودی غنڈے انہیں تنہا پا کر انہیں نابود کرنے کے در پے ہو گئے ہیں۔

۱۱ر ستمبر کے واقعہ کے بعد' پاکستان کو سات ارب ڈالر کا تجارتی خسارہ اٹھانا پڑا ہے۔یہ نقصان' ہمیں امریکہ کا اتحادی بننے کی بدولت برداشت کرنا پڑا ہے۔لیکن بے وفائی اور طوطا چشمی کی انتہا یہ ہے کہ امریکہ نے اس نقصان کی تلافی تو درکنار' پاکستان کے تین ارب ڈالر قرضے کو معاف کرنے کی بھی ضرورت محسوس نہیں کی۔خدا لگتی کہیے کہ ہم امریکہ سے تعاون کے بدلے میں جہان بھر کی کالک کے سوا لے ہی کیا سکے ہیں؟ خلیج کی جنگ کے دوران مصر نے صرف زبانی تعاون کر کے امریکہ سے اپنے تمام قرضے معاف کرا لیے تھے۔لیکن ہم دنیا بھر کے مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کرانے کے بعد بھی اپنی قیمت نہ ڈلوا سکے۔الٹا یہ کہ امریکہ، فرانس، جرمنی اور برطانیہ نے پاکستان میں اپنے تمام اہم کاروباری دفاتر بند کر دیئے ہیں۔اور اپنے شہریوں کو پاکستان میں آنے سے روک دیا ہے۔ملکی معیشت زبوں حال ہے۔پاکستانی عوام ہمہ وقت خوف و ہراس کی سولی پر لٹکے ہیں کہ کیا معلوم کب ایف بی آئی کے اہلکار آئیں اور انہیں القاعدہ کا ممبر قرار دے کر گوانتا نامو بے کے جزیرے پر محبوس کر دیں۔جب جانوں کا تحفظ ہی باقی نہ رہے تو پھر سیاست سے معیشت تک کون سا ادارہ ہے' جس کی ترقی و سلامتی کی ضمانت دی جا سکتی ہے۔

سو حقیقتوں کی ایک حقیقت اور لاکھ سچائیوں کی ایک سچائی یہ ہے کہ چاہے ظلم وتشدد کے پہاڑ توڑے جائیں، دار و گیر کے بازار گرم کیے جائیں یا مقتلوں سے لہو کے دریا بہا دیئے جائیں پھر بھی اسلام کا پرچم صبح قیامت تک لہراتا رہے گا اور کوئی وقت کا فرعون (جو چاہے خود کو سپر پاور سمجھتا ہو) یا غیر کے مفادات کا کوئی سا بھی نگہبان' کبھی بھی پرچم اسلام کی اڑانوں کو تیز تر ہونے سے نہ روک سکے گا کہ سچائی ایسی ابدی حقیقت ہے جو سماعتوں کے بہرے، بصارتوں کے اندھے اور بصیرتوں کے بانجھ ہونے پر بھی اپنا وجود سلامت رکھتی ہے اور اپنے وجود کا لوہا منوا کر رہتی ہے۔

محمد الیاس میراں پوری

ترکی میں اسلام کی ترقی

امریکہ ابھی ۱۰ اراکتوبر کو پاکستان میں ہونے والے عام انتخابات میں ''متحدہ مجلس عمل'' کی شاندار اور غیر متوقع کامیابی کے زخم چاٹ ہی رہا تھا کہ سیکولر ملک ترکی میں اسلام پسند تنظیم ''جسٹس اینڈ ڈیویلپمنٹ پارٹی'' نے ۵۵۰ میں سے ۳۶۳ نشستیں حاصل کر کے مغرب کو ورطہ حیرت اور غم واندوہ میں ڈال دیا ہے۔ امریکہ کا غم پورے مغرب سے زیادہ ہے۔ مذکورہ دینی جماعتوں کی بے مثال کامیابیاں دراصل امریکہ کی مسلم دشمن پالیسیوں کا ردعمل ہے۔ گزشتہ سال ۱۱ ستمبر کو اپنے ملک کے دو بڑے شہروں نیویارک اور واشنگٹن پر حملوں کا بہانہ کر کے' پاکستان کے کندھوں پر سوار ہو کر' امارت اسلامی افغانستان پر چڑھ دوڑا۔ اسے خاک وخون میں غلطاں کیا۔ اب عراق پر حملہ کر کے خلیج اور دوسرے اسلامی ممالک کے تیل کے ذخائر پر قبضہ جمانے کا بھیانک خواب دیکھ رہا ہے۔ اس کا مقصد پوری دنیا کے تیل پر کنٹرول کرنا ہے۔ اگر کوئی مزاحمت کرتا ہے تو اسے ''دہشت گرد'' قرار دے کر اس کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیتا ہے۔

ترک عوام اور غیر ملکی تجزیہ نگار ومبصرین عوامی رجحانات اور اسلام پسند جماعت کی کامیابی کو مختلف زاویوں سے دیکھ رہے ہیں۔ ان کے مطابق اس کامیابی میں' متعدد داخلی اور خارجی عوامل اور وجوہات کارفرما ہو سکتی ہیں۔ مثلاً

☆ اسلامی تشخص کی بحالی کی لہر

☆ سابق حکومت کی نااہلی اور عدم استحکام کی کیفیت

☆ معیشت کی زبوں حالی

☆ عوام میں تبدیلی کی خواہش

☆ عراق کے خلاف امریکہ کی پالیسی

☆ عالم اسلام کے خلاف مغرب اور امریکہ کا دوہرا معیار

☆ اسرائیل وامریکہ سمیت مغربی ممالک کے خلاف عالمی سطح پر بڑھتی ہوئی نفرت کا تسلسل

۱۹۲۳ء میں' جدید ترکی کے بانی ''ترکوں کے باپ'' یعنی کمال اتاترک بین الاقوامی سازشوں کے تحت ترکی میں خلافت عثمانیہ کا خاتمہ کر کے' برسر اقتدار آئے تھے۔ اس کے بعد ترکی میں لوگوں کو اسلامی تعلیمات سے برگشتہ کرنے، شعائر اسلام کو مٹانے، ملک میں لادینی نظریات کو فروغ دینے اور مغرب کی مادر پدر آزادی کو بلا سوچے سمجھے عام کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی۔ فوج اور سیاست میں' صرف ان عناصر کو آگے بڑھنے کا موقع فراہم کیا گیا جو اسلام سے بیزار اور مغرب

پرست تھے۔ کمال اتاترک نے اپنی آمریت قائم کرنے کے بعد ملک اور عوام کے دلوں سے اسلامی عقیدے کو کھرچ پھینکنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ انہوں نے ترکی میں لادینی اور سیکولر نظام رائج کرنے کا دعویٰ کیا۔ جس کے تحت مذہب کو سیاست سے الگ کر کے ہر شہری کے عقیدہ و مسلک کے احترام کا وعدہ کیا گیا۔ سیکولرازم رائج کر کے ترک عوام کو یہ باور کرایا کہ ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا۔ معیشت مستحکم ہونے سے ترکی کا شمار ترقی یافتہ ممالک میں ہوگا۔ لیکن یہ سب کچھ نہ ہوسکا۔ آج وہاں غربت عروج پر ہے۔ بیروزگاری کا طوفان بڑھتا چلا جارہا ہے۔ بدامنی اور بدعنوانی نے ترکی میں ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ لادین مصطفیٰ کمال اتاترک کی ''روحانی اولاد'' کے ''طرز حکمرانی'' سے قریباً دس لاکھ سے زائد نوجوان بے روزگار ہوچکے ہیں۔ کساد بازاری بڑھتی جارہی ہے جو آئی ایم ایف کے ۱۶، ارب ڈالر کے قرض سے بھی دور ہونے کا نام نہیں لیتی۔ اس کے زرمبادلہ برائے نام رہ گئے ہیں۔ کرنسی ''لیرا'' روز بروز تنزلی کا شکار ہوتی چلی جارہی ہے اور فوج کے کرتا دھرتا ہیں کہ مختلف شعبہ ہائے زندگی میں مداخلت سے ذرہ برابر دستبردار ہونے کو تیار نہیں۔ مغرب کے مہیب سائے ترکی کو مکمل طور پر اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہیں۔ ترکی کے ''شہ دماغ'' اپنے ذہن سے سوچنے کی بجائے پینٹا گان میں بیٹھے ''عالی دماغ'' اور ''انسان نما بھیڑیوں'' کے سوچے سمجھے منصوبوں پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

ترکی میں شعائر اسلام کی جس طرح کھلے بندوں تضحیک کی گئی' یہ ایک دردناک داستان ہے۔ کمال اتاترک نے اسلام کی تعلیمات اور اقدار کو ایک منظم طریقے سے غیر مؤثر بنایا۔ مردوں کی داڑھیاں پابندی کی زد میں آئیں، خواتین کو پردہ کرنے سے زبردستی روک دیا گیا، ایک منتخب خاتون رکن پارلیمنٹ کی رکنیت محض اس لیے ختم کردی گئی کہ وہ باپردہ ہوکر پارلیمنٹ کے اجلاس میں آتی تھی، عربی میں اذان دینے پر پابندی لگادی گئی، کھلے مقامات پر نماز پڑھنا ممنوع قرار دے دیا گیا، روایتی ترکی ٹوپی سر پر رکھنا ''جرم عظیم'' گردانا گیا، دینی مدارس پر قدغن لگادی گئی، کئی مساجد کو مقفل کردیا گیا، عربی رسم الخط کو ختم کر کے لاطینی حروف تہجی استعمال کرنے کا حکم دیا گیا، ملک بھر میں سرکاری سرپرستی میں شباب اور جوئے خانے کھولے گئے، عصمت فروشی کو باقاعدہ کاروبار کی شکل دے دی گئی، رقص گاہیں تعمیر کی گئیں، کوئی شخص آزادی سے اسلام کی تبلیغ نہیں کرسکتا تھا، اگر کسی نے تبلیغ کی دعوت دی تو اس پر عدالت میں مقدمہ چلایا گیا اور اسے تعزیرات کے مطابق سزا دی گئی۔ اسلامی لباس ختم کر کے مرد و خواتین کے لیے ہیٹ کا استعمال لازمی قرار دے دیا گیا۔ ان اقدامات کا نتیجہ یہ نکلا کہ قونیہ میں خواتین کا تین میل لمبا بازار بن گیا۔ استنبول میں طوائفوں کے بازاروں کے نام عثمانی خلفاء کے القابات پر رکھے جانے لگے۔ پردہ پر پابندی لگانے سے جہاں کہیں برقعہ یا اسکارف نظر آتا پولیس آجاتی۔ اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں سے ان بچیوں کے نام خارج کردیئے گئے جنہوں نے کبھی کبھار سر ڈھانپنے کا ''جرم'' کیا تھا۔ الغرض تعلیمی اداروں میں' داخلے کے وقت جس فارم پر طالبہ کی تصویر باپردہ ہوتی تو اسے داخلہ نہ دیا جاتا' تا آنکہ وہ اپنی بغیر حجاب والی تصویر لگالے۔ نئی نسل کے لیے عربی حروف اجنبی ہوچکے تھے۔ لوگ اسلامی ممالک سے آنے والے مسلمان سیاحوں سے

عربی میں اذان سنانے کی فرمائش کرتے تھے۔ کتنی ہی غمناک، المناک اور طربناک داستانیں ہیں...... جنہوں نے ترکی کا اسلامی تشخص مکمل طور پر مسخ کر ڈالا ہے۔

شاندار کامیابی حاصل کرنے والی جماعت انصاف پارٹی کی بنیاد ۱۹۶۱ء میں' جنرل راغب گو مسالہ نے رکھی۔ ترکی میں اس جماعت کو فکری لحاظ سے دینی اور مذہبی جماعت سمجھا جاتا تھا۔ بعض لوگ اسے ''رجعت پسند'' بھی کہتے تھے۔ یہ جماعت ملک میں نجی ملکیت اور نجی سرمایہ کاری کی حامی تھی اور معیشت کی ترقی کے لیے سرمایہ دارانہ نظام کی حمایت کرتی تھی۔ اپنے منشور کی وجہ سے اسے بہت جلد عوام میں مقبولیت حاصل ہوگئی۔ یہاں تک کہ ۱۹۶۷ء کے انتخابات کے بعد یہ جماعت حکومت کا حصہ بنی۔ بعد ازاں اس کی مقبولیت کا گراف مزید بڑھتا چلا گیا اور یہ ملک کی دوسری تیسری بڑی جماعت کا کردار ادا کرتی رہی۔ حالیہ انتخابات کے بعد یہ ملک کی سب سے بڑی جماعت بن کے ابھری ہے۔

۱۹۹۷ء میں نجم الدین اربکان کی مخلوط حکومت صرف اس لیے برطرف کر دی گئی کہ ''اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں''۔ اس سے قبل انہوں نے کئی مرتبہ اپنی پارٹی کا نام تبدیل کر کے کام کرنے کا عزم کیا لیکن ہر دفعہ دشمنانِ دین و ملت نے اُن کے راستے میں رکاوٹیں ڈالیں لیکن انہوں نے ہمت نہ ہاری۔ اربکان کی آخری جماعت ''رفاہ پارٹی'' پر پابندی لگا کر' لادین مغرب پرست عناصر نے یہ سمجھ لیا کہ (معاذ اللہ) اب ترکی میں اسلام کا نام لیوا کوئی نہیں رہے گا۔ لیکن......سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسلام تو پوری دنیا پر غالب ہونے کے لیے آیا ہے' اس کو کون نقصان پہنچا سکتا ہے؟ نجم الدین اربکان نے ''جسٹس اینڈ ڈیویلپمنٹ پارٹی'' قائم کر کے اپنے ساتھیوں سمیت طیب ارزگان کی قیادت میں اپنے آپ کو منظم کر لیا۔ لادینی نظریات سے تنگ اور مغرب پرستی سے عاجز آئے ہوئے عوام نے ۳ر نومبر کو ترکی میں ہونے والے عام انتخابات میں انصاف پارٹی کو شاندار کامیابی سے ہم کنار کیا۔ پاکستان میں متحدہ مجلس عمل اور ترکی میں جسٹس اینڈ ڈیویلپمنٹ پارٹی کی کامیابیوں نے امریکہ اور اس کے حواریوں کو حیرت اور صدمے سے دوچار کر دیا ہے۔ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ترکی میں بیداریٔ اسلام کی اتنی عظیم لہر اٹھ سکتی ہے؟

امریکی ترکی کی جغرافیائی اہمیت سے کبھی انکار نہیں کر سکتا۔ عراق پر حملے کی صورت میں' ترکی نہایت اہم ملک ثابت ہو سکتا ہے۔ ترکی ''دہشت گردی'' کے خلاف جنگ میں امریکہ کا پرانا حلیف ہے۔ ۱۹۹۰ء کی خلیج کی جنگ میں عراق کے خلاف ترکی نے اتحادیوں کے لیے اہم کردار ادا کیا تھا۔ تاہم اس وقت صورت حال کافی مختلف ہے۔ ترکی' جو انتخابات سے پہلے امریکہ کا ساتھ دینے پر فخر محسوس کرتا تھا۔ جسٹس پارٹی کے اقتدار میں آ جانے سے امریکہ کو اس کی حمایت حاصل کرنے میں کافی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اسلام پسند جماعت کی کامیابی سے سب سے زیادہ دھچکا امریکہ کو لگا ہے کیونکہ اسے اس بات کا غم کھائے جا رہا ہے کہ طیب ارزگان امریکہ کو فضائی اڈے استعمال کرنے کی اجازت دینے کے حق میں نہیں ہیں۔ امریکی مفادات کو خطرات نے آن گھیرا ہے۔ سعودی عرب نے بھی کہہ دیا ہے کہ اگر اقوام متحدہ نے امریکہ کی

قرارداد منظور کر بھی لی تب بھی سعودی عرب امریکہ کو اپنے اڈے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دے گا۔

اتاترک کے اسلام دشمن نظریات اور اقدامات نے ترکی کو ہر لحاظ سے مادر پدر آزاد اور معاشرتی اعتبار سے ایک مغربی ملک بنا دیا ہے اور یہ جغرافیائی طور پر یورپ کا حصہ ہے لیکن امریکہ اور اس کے حلیف یورپی ممالک اسے نہ یورپی یونین کا رکن بننے دیتے ہیں اور نہ اس کی غربت کو دور کر کے اپنی طرح ایک خوشحال فلاحی ملک بنانے میں مدد کرتے ہیں۔ طیب ارزگان نے اپنے ملک اور اپنی جماعت کی عالمی برادری میں متعین پوزیشن کا ادراک کرتے ہوئے کہا ہے کہ ترک عوام نے اپنے دیرینہ مسائل سے نجات کے لیے تبدیلی کے حق میں فیصلہ دیا ہے۔ لہٰذا انصاف پارٹی کی حکومت اسلامی ایجنڈے کا دعویٰ کئے بغیر اپنے ملک کو اقتصادی طور پر مستحکم اور خوشحال بنانے کی کوشش کرے گی۔ طیب ارزگان کی بظاہر حکمت عملی یہ ہے کہ ترکی کے موجودہ سیکولر معاشرے میں فوری طور پر مسلمانوں کو اپنے نظریات کے مطابق جینے کا حق مل جائے۔ اس کے بعد بتدریج اصلاحات کا عمل شروع کیا جائے گا۔

لادین عناصر کی منافقت کا یہ عالم ہے کہ دنیا میں تمام مذاہب اور ان کے پیروکاروں کی تبلیغ اور عبادت تسلیم کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن جب بات مسلمان اور اسلام کی آتی ہے تو انہیں سانپ سونگھ جاتا ہے۔ حریت پسند انہیں ''دہشت گرد''، ''بنیاد پرست''، ''جنونی'' نظر آتے ہیں اور نہ جانے ...... کتنے ہی الزامات، بہتانات اور دشنام طرازیاں ہیں جنہیں مسلمانوں کے سر تھوپا جاتا اور ''مجرم'' ثابت کیا جاتا ہے۔ مختلف طریقوں سے اپنے خبث باطن کا اظہار اہل مغرب کا شیوہ ہے۔ بدقسمتی سے مسلم ممالک کا عیاش اور مغرب پرست حکمران طبقہ اسلام کو اپنی عیش وعشرت کی راہ میں رکاوٹ شمار کرتا ہے۔ چنانچہ وہ دینی تنظیموں اور دینی رہنماؤں کو پھلتا پھولتا نہیں دیکھ سکتا۔ لیکن اسلام کی فطرت ہے کہ اس کو جتنا دبایا جائے' یہ اتنا ہی ابھرتا ہے۔ یہود ونصاریٰ پوری دنیا میں ایسے لوگوں کی حکمرانی کو پسند کرتے ہیں جو ان کی راہ میں رکاوٹ نہ بنیں اور ان کی پالیسیوں کو من وعن قبول کر لیں۔ ان مشکل حالات میں جسٹس پارٹی کی حکومت کا بننا اور کامیابی سے جاری رہنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ پارٹی کے سربراہ طیب ارزگان نے لادینی بھینسے کو سرخ کپڑا دکھا کر مشتعل کرنے کے بجائے اسے پرسکون رکھنے کو اوّلین ترجیح دی ہے۔ تاہم ان کی پارٹی حالیہ انتخابات میں شاندار کامیابی حاصل کر کے ترکی کے خار دار اور مشکل ترین میدان سیاست میں اتری ہے۔ سب سے پہلے تو اسے ترک ازم کے علمبرداروں' فوج، عدلیہ اور انتظامیہ سے نمٹنا ہوگا۔ جو اپنے غیر ملکی آقاؤں کے اشاروں پر اسے چین سے حکومت نہیں کرنے دیں گے۔ اس کے بعد جسٹس پارٹی کو ترکی میں بڑھتے ہوئے گھمبیر مسائل بدامنی، بدعنوانی، کساد بازاری سے ترک عوام کو نجات دلانا ہوگی۔ اگر پارٹی اس میں کامیاب ہوگئی تو پھر ترکی کے سیکولرازم کا ٹاٹ لپیٹنے میں انہیں مشکل پیش نہیں آئے گی۔

☆ ☆ ☆

شاہد بخاری

اُسے کہنا دسمبر آ گیا ہے......!

بونے خیالات کا مالک ایک بونا آفیسر کہ گاڑی چلا رہا ہو تو لگتا ہے گاڑی بغیر ڈرائیور کے جا رہی ہے۔ ''مونالیزا فوٹو گرافر'' کے مالک مرزا سعید اپنا بیگ کندھے پہ لٹکائے جا رہے ہوں تو کالج کی لڑکیاں کہتی ہیں ''انکل ایل ایچ وی'' جا رہے ہیں۔ خالد مسعود خان کسی سے لڑ پڑیں تو کہتے ہیں ''تو مجھے نہیں جانتا۔ میں ایم بی اے ہوں۔ ''ماں بہن ایک'' کر دوں گا۔ وہ ایل ایل بی کو لنگڑا لولا بٹیرا اور پی ایچ ڈی کو 'پھرا ہوا دماغ'' کہتے ہیں۔ ہمارا دوست لالہ کہتا ہے، وٹو، داماد اور ساس کو الٹا بھی کر دیں تب بھی وہ وٹو، داماد اور ساس ہی رہتے ہیں۔ وہ کہتا ہے۔ ہم سب وی سی آر ہیں۔ ''ویری کلوز ریلیٹوز''۔ وہ کہتا ہے بی ڈی ایس سے مراد ہے ''بیوی ڈرائیور سمیت'' وہ ''ن م راشد کو نا مسلم راشد کہتا ہے'' کہ اُس نے اپنی لاش جلانے کی وصیت کی تھی۔ اس کا کہنا ہے ''وحشیانہ'' سے مراد ہے۔ وہ شی (کو کہتا ہے۔ تم نے) آنا (ہے)۔

واصف علی واصف کہتے ہیں ''خوش حال وہ ہوتا ہے جو اپنے حال پر خوش ہو''۔ یونس بٹ کہتے ہیں۔ ''وکیل وکالت چھوڑ دے اور سچ بولنے لگے پھر بھی لوگ اسے وکیل ہی کہتے ہیں'' ......اور لڑکی بڑی ہو جائے تو والدین کو ڈر لگ جاتا ہے کہ اب وہ اس گھر سے رخصت ہو جائے گی اور لڑکا بڑا ہو تو یہ ڈر کہ اب وہ اس گھر سے نکال دے گا''۔ اگرچہ شہرت کو اس کی بیگم نے گھر سے رخصت کیا تھا۔ کہ اس نے پیار کے دنوں میں' مکان، اپنی محبوبہ کے نام لیا تھا۔ مگر ایک صاحب نے اپنی بیوی کو گھر سے نکال دیا تھا کہ اسے بیوی دوسروں کی اور بچے اپنے اچھے لگتے ہیں، اسی طرح کے ایک صاحب نے' اپنی بیوی کے جھگڑے میں' دوسرے صاحب پر پستول تان لیا تھا۔

انسانوں کو اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ معلوم کرنا مشکل نہیں ہوگا کہ فطرت اپنا اظہار کرتی رہتی ہے۔ جو کمینہ ہے وہ کمینہ ہی رہتا ہے خواہ وہ کسی مقام و مرتبہ میں ہو۔ میرے ایک دوست نے بتایا کہ اس کے آفیسر نے اسے اپنی ایک کتاب کا مسودہ پروف ریڈنگ کے لیے دیا' تو اس وقت پیش لفظ میں اس کی محنت کے صلہ میں اس کا نام بھی دیا مگر جب کتاب چھپ کر آئی تو اس کا نام اڑا دیا گیا تھا کہ

رونا تو ہے اسی کا کہ کوئی نہیں کسی کا
دنیا ہے اور مطلب' مطلب ہے اور اپنا

خیر بات چل رہی تھی' ایک پی ایچ ڈی کی۔ جسے ایک دوسرے پی ایچ ڈی نے اپنی شاشلک میں پتلون پوش ولی کا نام دیا ہے۔ یعنی پی وی......لالہ کہتا ہے۔ پی وی سے مراد ہے پاولی۔ نئی تہذیب کا مارا ہوا دو پاؤں پر چلنے والا' مغرب زدہ لبرل جانور جو بیٹھ کر پیشاب پیتا اور کھڑے ہو کر پیشاب کرتا ہے۔ مشرق میں ہوتا ہے تو بارش میں نہا کر محظوظ ہوتا ہے۔ مغرب میں

ہوتا ہے تو بارش کو الٹا کر کے پیتا ہے۔یعنی (شراب) پیتا ہے۔پب ،کلب، جوئے اور سود کی پیداوار' جو مسلمان کہلاتا ہے مگر نماز ،روزہ،شرم،حیا جیسی ہر چیز سے عاری ہے کہ نئی تہذیب نے اُس کی مت ماری ہے۔جو کہتا ہے'افغانستان میں زبردستی داڑھی رکھوا کر' خواتین کو جبرا پردہ کروا کر' انٹرنیٹ، ٹی وی، وی سی آر سے محروم رکھ کر' بھوکا مارا گیا۔یعنی نیم برہنہ عورتیں، داڑھی منڈے مچھندروں کے ساتھ' مکس گیدرنگ کریں تو وہ سیر ہو کر کھاتے ہیں۔اب وہ سیر ہو کر کیا کھاتے ہیں؟ وہی جانتے ہیں' جو اسلامی سزاؤں کو'' وحشیانہ'' کہتے ہیں۔اور زنا،شراب، ڈاکہ، چوری،اغوا،تشدد کو دن رات سہتے ہیں۔اپنی باطنی خباثت کو تسکین دینے کے لیے کہتے ہیں۔''شرعی قوانین اس دور کے لیے تھے.........!''

امرتا پریتم،عصمت چغتائی،تسلیمہ نسرین،فہمیدہ ریاض،احمد فراز جیسی ایک ''یادوں کی بارات'' جو اپنے وائٹ کالر سرپرستوں کی پناہ میں' نشے سے بھرپور سگریٹ کے مرغولوں اور گھوڑے کے پیشاب کی کُپی پر لڑ مر رہی ہے۔میڈیا اور آرٹس کونسلوں میں غل غپاڑہ کر رہی ہے۔سوٹا لگا کر کہتی ہے:''مولویوں نے ملک تباہ کر دیا ہے.........''ان ہی میں سے'ہمارے لمحۂ موجود کا ایک بندۂ مقصود ہے کہ اگر اس کا محبوب دور ہو تو پیغام دیتا ہے۔اُسے کہنا دسمبر آ گیا ہے۔اور اگر قریب ہو تو آنکھ مار کر کہتا ہے تو طے ہوا نا! اگر پرسنل سیکرٹری ہو تو اسے خطاب کر کے کہتا ہے۔

ترے شہر کا موسم بہت سہانا لگے
میں ایک شام چرالوں اگر برا نہ لگے

اور پھر وہ بندۂ پراگندہ' پتہ نہیں اس مادام گل خندہ کی کتنی شامیں چرالیتا ہے۔

بقیہ:''کس منہ سے اپنے آپ کو کہتا ہے عشق باز؟''

یادش بخیر! پنجاب کے غیرت مند مسلمانوں نے ۳۶-۱۹۳۵ء میں ایک فرضی مسجد شہید گنج کی بازیافت کے لیے زبردست تحریک چلائی تھی۔جس میں فرنگی کی دسیسہ کاریوں اور اپنوں کی غداریوں کے باعث سیکڑوں نوجوان بچے بوڑھے خاک و خون میں تڑپ گئے۔ان کا مطمح نظر صرف یہ تھا کہ کعبۃ اللہ کی بیٹی کو سکھ پنت سے نجات دلائی جائے۔مگر آج تخت ہزارے میں سچ مچ کعبۃ اللہ کی ایک بیٹی زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ اے غافل مسلمان! مجھے سرکار مدینہ کے منصب ختم نبوت کی محافظت کا مرکز بنا' تو عشق رسول کا دعویٰ کرتا ہے،تو مجھے قبضۂ ارتداد سے چھڑا، مجھے پنجۂ کفر سے بچا کر مرکز اسلام بنا۔اگر تو نے غفلت شعاری ترک نہ کی تو مستقبل کا مؤرخ طعنہ دے گا۔بقول شاعر

سودا قمار عشق میں خسرو سے کوہکن — بازی اگرچہ لے نہ سکا سر تو کھو سکا
کس منہ سے اپنے آپ کو کہتا ہے عشق باز — اے روسیاہ! تجھ سے تو یہ بھی نہ ہو سکا

سید یونس الحسنی

کس منہ سے اپنے آپ کو کہتا ہے عشق باز؟

(تخت ھزارہ کے مبلغ ختم نبوت غازی سید اطہر علی شاہ صاحب کا فکر انگیز خط)

پاکستان میں کئی مختلف الفکر جماعتیں موجود ہیں جن کے باہمی فروعی و جزوی اختلافات ہیں، کچھ میں بعض اصولوں کی تشریحات وتفہیمات کا فرق ہے۔ لیکن ایک طبقہ اسلام کے ضوابطِ قطعیہ کو مکمل طور پر ترک کر کے نیا رخ اپنا چکا ہے جسے قادیانی جماعت کا نام دیا جاتا ہے۔ جدید تعلیم سے بہرہ ور حضرات کی اکثریت اسلام کے قوانین اصول فروع سے کلیۃً واقفیت نہ رکھنے کی وجہ سے تمام جماعتوں کو عموماً ایک ہی درجے میں رکھتی ہے جس کے سبب دین اسلام اور اہل اسلام کو بسا اوقات شدید نقصانات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ یہ ٹھوس حقیقت ہے کہ جن گروہوں نے اسلامی اعتقادات اور قرآن وحدیث کی نصوصِ قطعیہ کی ہمہ جہتی مخالفت کی ہو اور اس پر ڈٹے ہوئے ہوں انہیں مسلمانوں کا حصہ یا فرقہ سمجھنا انتہائی ضرر رساں اور مذموم فعل ہے۔ جب سے موجودہ حکمران ملک کے سیاہ وسفید کے مالک بنے ہیں ان کی ایسی ہی ڈھیلی ڈھالی پالیسیوں نے دوگم کردہ راہ جماعتوں کو یہ حوصلہ بخشا ہے کہ اسلام کے نام پر معرض وجود میں آنے والے ملک کو اپنے ارتدادی افکار ونظریات کے شکنجے میں جکڑ کر وہ اپنی مرضی کے نتائج اخذ کریں اور مسلمانوں کو راہِ راست سے بھٹکا دیں۔ ایک گروہ نے مقصد براری کے لیے جنسی تعلیمات کے نام پر کام شروع کیا۔ وہ اپنی ویڈیو کیسٹیں سی ڈیز اور لٹریچر کھلے عام تقسیم کر رہا ہے حکومت پنجاب اس کی پوری طرح سرپرستی کر رہی ہے۔ یہ طبقہ مسٹر غلام احمد پرویز کو مفکرِ اسلام مانتا اور اس کے تراشیدہ افکار دینوی فلاح کا ذریعہ گردانتا ہے آخرت پر تو وہ یقین ہی نہیں رکھتا۔ اس پر پھر بات ہوگی، سردست قادیانی گروہ کی تیز رفتار اور اشتعال انگیز حرکات وسکنات موضوع گفتگو ہیں جن کے خلاف ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء میں مسلمانانِ پاکستان نے زبردست تحریکیں برپا کیں تیرہ ہزار جانوں کا نذرانہ حضور عشقِ رسالت ﷺ پیش کیا اور اس کمینہ صفت طبقے کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا تھا۔ کچھ عرصہ پیشتر سرگودہا ڈویژن کے علاقے تخت ہزارہ میں ان کی خلاف اسلام اشتعال انگیز کارروائیوں کے خلاف علاقہ بھر کے مسلمانوں نے مبلغ ختم نبوت غازی سید اطہر علی شاہ صاحب کی قیادت میں بھرپور تحریک چلائی جس میں چند مسلمان شہید ہوئے اور کچھ قادیانی جہنم واصل ہوئے تھے۔ جھگڑا اس وقت پیدا ہوا جب قادیانیوں نے سنٹرل گورنمنٹ کی ملکیت اراضی پر اپنی عبادت گاہ بنانے کی مذموم سعی کی۔ مزاحمتی تحریک میں شاہ صاحب محترم شدید زخمی ہوئے تھے۔ عدالت میں قادیانی زمین کا کیس بری طرح ہار گئے تھے مگر ان کی طرف سے تادم تحریر اشتعال انگیزی میں فرق نہیں آیا۔ حضرت مولانا سید اطہر علی شاہ صاحب مبلغ ختم نبوت کے تازہ ترین خط کا اقتباس ملاحظہ فرمائیے۔

''صورت حال یہ ہے کہ جس قادیانی عبادت گاہ کے مقدمہ کی پیروی کے لیے میرے ساتھ تشدد ہوا

وہی عبادت گاہ قادیانیوں نے مورچہ بندی کر کے تعمیر کر لی ہے۔ جب کہ محکمہ مال اور کمشنر سرگودہا نے میرے مقدمہ کی شماعت کر کے اس تعمیرہ شدہ عبادت گاہ کی تین کنال اراضی کو نیلام کرنے کا باقاعدہ حکم نامہ جاری کیا ہوا ہے۔ مذکورہ تین کنال اراضی سنٹرل گورنمنٹ کی ملکیت ہے اوران مرتدوں کے قبضہ کرنے سے پہلے پندرہ سال مسلمانوں کی جامع مسجد گلزار مدینہ کے نام سے باقاعدہ مسلمانوں کے استعمال میں رہی۔ کتنی حیرت انگیز بات ہے کہ مقدمہ جیتنے والے ایک مجاہد کو ہجرت کر کے وہ علاقہ ہی چھوڑنا پڑا اور مسجد گلزار مدینہ کی جگہ ایک قادیانی عبادت گاہ ہم کلمہ گو مسلمانوں کا منہ چڑا رہی ہے''

ایک مجاہد تحریک تحفظ ختم نبوت کا خط علاقہ سرگودہا و تخت ہزارہ کے عشق رسالت سے سرشار مسلمانوں کے لیے بالخصوص اور ملک بھر کے اہل ایمان کے لیے بالعموم لمحہ فکریہ فراہم کرتا ہے۔ ایک ایک لفظ ہماری بے بسی بے بضاعتی اور کم ہمتی کا مرثیہ بھی ہے اور ہماری بے اعتنائی، عقیدہ ختم نبوت سے بے وفائی اور عشق تاجدار نبوت ﷺ سے بہ لطائف الحیل گریز پائی کا ماتم بھی۔ ۱۹۲۷ء میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے شاتم رسول راجپال کے خلاف زبردست تحریک برپا کی تھی۔ ان کی تقریر سے سرمست و مخمور غازی علم الدین شہید نے گستاخ کو مردار کر دیا تھا۔ شاتم رسول انگریز پرنسپل میکلیگن کالج کی ہرزہ سرائی پر ۱۹۳۰ء میں اس کا ناطقہ بند کر دیا تھا۔ ۱۹۳۴ء میں تحریک تحفظ ختم نبوت کے دور اول کا آغاز کرتے ہوئے قادیاں میں کانفرنس منعقد کی۔ ۱۹۵۳ء اس تحریک کا دور ثانی اور ۱۹۷۴ء میں دور ثالث تھا جس میں قادیانیوں کو پارلیمنٹ کے فورم پر آئینی شکست فاش سے دوچار ہونا پڑا۔ اس کے بعد لگتا ہے کہ مسلمان مطمئن ہو کر بیٹھ گئے کہ یہ اپنی موت آپ مرجائیں گے۔ لیکن ہوا یہ کہ اس طبقہ ضالہ نے اپنی حکمت عملی اور طریقہ کار تبدیل کر کے ملک اور امت کے خلاف ہفت رخی سازشوں کا جال پھیلا کر لوگوں کو فکری، نظریاتی اور اعتقادی طور پر یرغمال بنانے کی برق رفتار سرگرمیاں شروع کر دیں مثلاً:۔

☆ وہ مختلف ذرائع سے کئی اعلیٰ حکومتی و محکمانہ عہدوں پر براجمان ہو گئے۔

☆ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے اعلیٰ مناصب پر قابض ہوئے۔

☆ تینوں مسلح افواج اور خفیہ ایجنسیوں کو ہدف بنایا اور بہت سے کلیدی عہدوں تک پہنچ گئے۔

☆ تعلیمی اداروں میں بتدریج داخل ہو کر نژادنو کو بہکانے اور ورغلانے کا ڈول ڈالا۔

☆ حقوق انسانی کی نام نہاد عالمی تنظیموں میں اپنی مظلومیت کا رونا رو کر سامراجی طاقتوں سے حکومت پاکستان پر دباؤ ڈلوانا ان کا مشغلہ ہے۔

☆ دین دشمن این جی اوز کے ذریعے بیرون ملک وطن عزیز کے خلاف معاندانہ پراپیگنڈہ کرنا اور اندرون ملک لوگوں کو ملک کے وجود اور بقا کے متعلق بے یقینی اور تشکیک میں مبتلا کر کے سراسیمگی پھیلانا۔

☆ وفاقی وصوبائی حکومتوں کی ملکیت اراضی پر غیر محسوس طریقے سے قابض ہو کر کفر وارتداد کے اڈے قائم کرنا۔

قیام پاکستان کے بعد سرظفر اللہ وزیر خارجہ بعد ازاں ایم ایم احمد منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیرمین رہے جنہوں نے اپنے اختیارات قادیانیت کے فروغ کے لیے استعمال کیے ۔فوج میں جنرل اختر ملک قادیانی نے پوری کوشش کر کے ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کرائی ۔ ۱۹۷۱ء میں جنرل عبدالعلی ملک نے تحصیل شکر گڑھ جو قادیاں سے متصل ہے بغیر مزاحمت انڈین آرمی کے سپرد کردی، چھمب سیکٹر میں جنرل افتخار جنجوعہ قادیانی نے کمان سنبھال کر فوج کی پیش قدمی رکوادی اور خود حادثہ یا کسی غیرت مند کا نشانہ بن کر فی النار ہوگئے ۔حکومت پاکستان کا معاملہ دیکھیے کہ چھمب کا نام اسی قادیانی کے نام پر افتخار آباد رکھ کر ایک غدار کو خراج پیش کیا۔ظفر چودھری فضائیہ کے سربراہ بنے تو قادیانیوں کے سالانہ جشنِ ارتداد پر مرزا ناصر کو فلائی پاسٹ پیش کیا۔ان سب نے اپنے شعبوں میں بہت سے قادیانی نوجوانوں کو گھسیڑا جو آج تک وطن دشمنی میں مصروف ہیں ۔میڈیا میں خالد اقبال یاسر، نجم سیٹھی ، خالد احمد اور ثاقب زیروی، جن میں آخرالذکر فی النار ہو چکے اور دیگر حیلے بہانوں سے اپنی جنگ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ان میں شاعر، نثر نگار حضرات ہیں جو جیلانی کامران کی قیادت میں سرگرم عمل ہیں۔ قانون دانوں کے حلقے میں عاصمہ جہانگیر انتہائی زبان دراز ہے اسکی چھوٹی بہن حنا جیلانی بھی اسی راستے کی مسافر۔یہ مشہور قادیانی وکیل مجیب الرحمان کے ہمرکاب ہو کر انسانی حقوق کے نام پر لوگوں کے بسے بسائے گھر اجاڑنے میں گردش لیل ونہار کے ساتھ مصروف کار ہیں۔آج کل اقوام متحدہ کی چھڑی لے کر افغانستان کی دھوپ چھاؤں میں سرگرداں ہیں۔قادیانی پنت کے ایک ہیرو ڈاکٹر عبدالسلام تھے جو پاکستان کے ایٹمی سائنسدان تھے۔یہاں سے کھاتے پیتے پہنتے لیکن یہود ونصاریٰ کے لیے ہمارے ایٹمی پروگرام کی جاسوسی کرتے رہے۔یہ ایک گرانڈیل حقیقت ہے کہ قادیانی بزرجمہر چاہے جس شعبۂ زندگی میں ہوں وہ غیر ملکی پے رول پر ہوتے اور انہی کی چاکری کرتے ہیں پاکستان کے ساتھ انہیں کبھی کوئی ہمدردی نہیں رہی۔ان کی ہمیشہ کوشش رہتی ہے کہ ملک میں کہیں نہ کہیں ہلچل موجود رہے۔اس سلسلے میں وہ انتہائی حساس معاملات میں دخل اندازی سے بھی قطعاً جھجک محسوس نہیں کرتے۔حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والا ایک قصہ جو اوکاڑہ کے دفاعی زمین کے مزارعین اور فوج میں چل نکلا تھا اسے اپنے دامن سے انہی ناہنجاروں نے ہوا دی تھی۔شور سن کر عاصمہ جہانگیر فوراً آ براجی اور انجمن مزارعین کی داغ بیل ڈال کر ان کے مفروضہ حقوق کے لیے محاذ آرائی شروع کردی جس سے ایک قیمتی جان ضائع ہوئی۔پھر اس انداز سے فوج کو بلیک میل کرنے کی کوشش شروع کردی اس کام کے لیے اس نے خاص رقم بھی چند لوگوں میں تقسیم کی۔فروختنی ضمیر ہر جگہ ہوتے اور مل جاتے ہیں سو اسے بھی مل گئے۔وہ تو بھلا ہو ایک بریگیڈیر صاحب کا جنہوں نے کمال فراست سے اس غبارے کو ٹھس کردیا اور عاصمہ کو وہاں سے بے نیل مرام لوٹنا پڑا۔آج صدر پرویز کے پرنسپل سیکرٹری اور کلاس فیلو مسٹر طارق عزیز قادیانی تمام سیاستدانوں کو تگنی کا ناچ نچوا رہے ہیں ایسے ہی گھس بیٹھے لوگوں کی وجہ سے تین ساڑھے تین لاکھ کی آبادی نے ملک کی ۹۵ فیصد آبادی کو یرغمال بنا رکھا ہے۔انہی کی ہلاشیری پر وہ مسلمانوں میں اشتعال پیدا کرتے اور جوابی کاروائی پر حقوق کی پامالی کا رونا روتے ہیں۔یہ ان کا پرانا طریقہ ہے جسے جدید انداز سے استعمال کر رہے ہیں۔

(باقی صفحہ ۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں)

ترجمہ: مولانا عبداللطیف (چنیوٹ)

جعلی نبوت کی اصلی کہانی

قادیانیت کے کفر کے متعلق شریعت بورڈوں کے فیصلے: متعدد فقہی اکیڈمیوں اور علمی اسلامی بورڈوں کی طرف سے اس مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین چاہے انہیں کوئی بھی نام دیا جائے (قادیانی یا احمدی) کے کفر وضلال سے متعلق متعدد فیصلے صادر ہو چکے ہیں، جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد: مقدس ترین شہر مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کے زیر انتظام ربیع الاوّل ۱۳۹۴ھ مطابق اپریل ۱۹۷۴ء کو پورے عالم اسلام کی اسلامی تنظیموں اور اداروں کا ایک بہت بڑا کنونشن منعقد ہوا، جس میں صرف اسلامی ممالک کے نہیں بلکہ پوری دنیا کی ۱۴۴ مسلم تنظیموں اور انجمنوں کے نمائندے شریک ہوئے اور مغرب سے لے کر انڈونیشیا تک کے مسلمانوں نے اس کنونشن کی نمائندگی کی اور قادیانیوں کے کفر وضلال کا متفقہ فیصلہ صادر فرمایا۔

قرارداد کا ترجمہ: قادیانیت...... ایک باطل فرقہ ہے جو اپنی اغراض خبیثہ کی تکمیل کے لیے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کی بنیادوں کو اکھاڑنا چاہتا ہے۔ اسلام سے اس کی مخالفت درج ذیل باتوں سے واضح ہے:

(۱) اس کے بانی کا دعویٰ نبوت کرنا۔ (۲) نصوص قرآنیہ میں تحریف۔ (۳) جہاد کو منسوخ اور باطل قرار دینا۔

قادیانیت کی داغ بیل برطانوی سامراج نے رکھی اور اسی نے اسے پروان چڑھایا۔ وہ سامراج کی سرپرستی میں سرگرم عمل ہے اور امتِ اسلامیہ کے مسائل میں خیانت کرتا ہے اور اسلام دشمن قوتوں کا ساتھ دے کر مسلمانوں کے مفادات سے غداری کرتا ہے اور ان طاقتوں کی مدد سے اسلام کے بنیادی عقائد میں تغیر وتحریف اور بیخ کنی کے لیے کئی ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے۔ جیسے:

۱) دنیا میں عبادت خانوں کے نام پر اسلام دشمن طاقتوں کی کفالت سے ارتداد کے اڈے قائم کرنا۔

۲) مدارس، سکولوں، یتیم خانوں اور امدادی کیمپوں کے نام پر غیر مسلم قوتوں کے تعاون سے ان ہی کے مقاصد کی تکمیل۔

۳) دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تحریف شدہ نسخوں کی اشاعت کا اہتمام۔

ان خطرات کا مقابلہ کرنے کے لیے کنونشن میں طے کیا گیا کہ:

۱) دنیا بھر کی اسلامی تنظیموں اور اداروں کا فرض ہے کہ وہ قادیانیت اور اس کی ہر قسم کی اسلام دشمن سرگرمیوں کی ان کے معابد

،مراکز، یتیم خانوں وغیرہ میں کڑی نگرانی کریں اوران کے تمام درپردہ سیاسی سرگرمیوں کا محاسبہ کریں اوراس کے بعدان کے پھیلائے ہوئے جال ،منصوبوں ،سازشوں سے بچنے کے لیے عالمِ اسلام کے سامنے انہیں پوری طرح بے نقاب کیا جائے۔ نیز اس گروہ کے کافر اور خارج از اسلام ہونے کا اعلان کیا جائے اوراس وجہ سے انہیں مقاماتِ مقدسہ حرمین وغیرہ میں داخلہ کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

۲)مسلمان‘ قادیانیوں سے کسی قسم کا معاملہ نہیں کریں گے اور اقتصادی ،معاشرتی ،اجتماعی ،عائلی وغیرہ ہر میدان میں ان کا بائیکاٹ کیا جائے گا۔

۳)کنونشن تمام اسلامی ملکوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قادیانیوں کی ہرقسم کی سرگرمیوں پر پابندی لگائیں۔ان کے تمام وسائل اورذرائع کوضبط کیا جائے۔اورکسی قادیانی کوکسی اسلامی ملک میں‘ کسی قسم کا بھی ذمہ دارانہ عہدہ نہ دیا جائے۔

۴)قرآن کریم میں‘ قادیانیوں کی تحریفات سے لوگوں کوخبر دار کیا جائے۔اوران کے تمام تراجم قرآن کا شمار کرکے لوگوں کو ان سے متنبہ کیا جائے اوران تراجم کی ترویج واشاعت کی روک تھام کی جائے۔

مکہ مکرمہ میں منعقد ہونے والی فقہ اکیڈمی کا فیصلہ: نیزان فیصلوں میں فقہ اکیڈمی کا فیصلہ ہے جس کا انعقاد ۱۰شعبان ۱۳۹۸ھ مطابق ۱۵جولائی ۱۹۷۸ء مکہ مکرمہ میں ہوا۔کونسل نے باضابطہ اس کا مطالعہ کیا اور پھر مندرجہ ذیل فیصلہ صادر فرمایا:”حمدوصلوٰۃ کے بعد فقہ اکیڈمی نے موضوع فرقہ قادیانیہ کا جائزہ لیا جوگزشتہ صدی (انیسویں صدی عیسوی) ہندوستان میں ظاہر ہوا۔”احمدیہ“ بھی اس کا نام ہے۔اس کا بانی مرزاغلام احمد قادیانی (۱۸۷۶ء) جس کی دعوت کا علمبردار ہے۔وہ دعویٰ کررہا ہے کہ وہ نبی ہے۔اس کی طرف وحی آتی ہے اوروہ مسیح موعود ہے اورنبوت ہمارے سردار حضرت محمد بن عبداللہ ﷺ پرختم نہیں ہوئی (جیسا کہ کتاب وسنت کی تصریحات کے مطابق ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے) اوراس کا گمان ہے کہ دس ہزار سے زائد آیات کا اس پرنزول وحی کے ذریعے ہوااور جواس کی تکذیب کرے، وہ کافر ہے اور مسلمانوں پر قادیان کا حج کرناواجب ہے۔اس لیے کہ وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مانند مقدس شہر ہے اوروہی ہے جس کا نام قرآن کریم میں مسجد اقصیٰ ہے۔یہ سب باتیں اس کی کتاب (براہینِ احمدیہ) اوراس کے رسالہ ”التبلیغ“ میں باصراحت موجود ہیں۔اور نیزاس کونسل نے مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے اوراس کے خلیفہ‘ مرزابشیرالدین کے اقوال واعلانات کا جائزہ لیااوروہ اپنی کتاب ”آئینہ صداقت“ میں رقم طراز ہے۔”ہروہ مسلمان جومسیح موعود (اس کے والد مرزا غلام احمد قادیانی) کی بیعت میں داخل نہیں ہوا‘ خواہ اس نے ان کا نام سنا ہو‘ یا نہ سنا ہو‘ وہ کافر اوراسلام سے خارج ہے (کتاب مذکور ص۳۵) اوران کے قادیانی اخبار (الفضل) میں اس کا وہ قول بھی موجود ہے جو بعینہٖ اپنے والد مرزا غلام احمد سے نقل کرتا ہے کہ اس نے کہا”بے شک ہم مسلمانوں کے ہر چیز میں مخالف ہیں، اللہ، رسول ،قرآن ،نماز ،روزہ ،حج ،زکوٰۃ اور ہمارے اوران کے درمیان‘ ان

سب چیزوں میں بنیادی اختلاف ہے۔'' (الفضل ۔۳۰ تموز جولائی ۱۹۳۱ء)

اور اسی خبار (جلد ثالث) میں یہ بھی درج ہے'' کہ مرزا' نبی' محمد ﷺ ہی ہے۔ یہ خیال کرتے ہوئے کہ قرآن کریم میں جو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا قول'' ومبشراً برسولٍ یاتی من بعدی اسمه احمد '' ہے اس کا مصداق مرزا ہی ہے۔ (کتاب الخلافہ انوار ص ۲۱) اور نیز کونسل نے ان مضامین کا جائزہ لیا جو علماء کرام اور قابلِ اعتماد مسلمان مضمون نگاروں نے فرقہ قادیانیہ احمدیہ کے دائرہ اسلام سے کلی طور پر خارج ہونے کے متعلق تحریر فرمائے ہیں اور اس کی بنا پر پاکستان کے شمالی سرحدی صوبہ کی صوبائی پارلیمنٹ نے ۱۹۷۴ء میں ایک متفقہ فیصلہ کیا جس میں فرقہ قادیانیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا پھر پاکستان کی قومی اسمبلی نے بھی بالاتفاق وہ ایمان افروز فیصلہ کیا جس کے نتیجہ میں قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ قادیانیوں کے اس عقیدہ کے ساتھ ساتھ وہ بات بھی ہے جو خود مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کی صریح عبارتوں اور ہندوستان میں انگریزی حکومت کو روانہ کئے گئے۔ رسائل سے ثابت ہو چکی ہے جن کے ذریعہ وہ انگریزی حکومت کی محبت اور دائمی عنایت کا خواستگار ہے اور وہ جہاد کے حرام ہونے کا اعلان اور جہاد کا انکار اس لیے کرتا ہے تاکہ مسلمانوں کو بھارت کی انگریزی سامراجی حکومت کا مخلص وفادار بنادے کیونکہ نظریہ جہاد، ہی بعض جاہل مسلمانوں کے لیے انگریز کے ساتھ اخلاص سے مانع ہوتا ہے اور وہ اس سلسلہ میں اپنی کتاب'' شہادۃ القرآن'' ایڈیشن ۶ ص ۱۷ کے ضمیمہ میں لکھتا ہے:'' میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ میرے پیروکار جب زیادہ ہو جائیں گے تو جہاد پر یقین رکھنے والے کم ہو جائیں گے کیونکہ میرے مسیح یا مہدی ہونے کا یقین کرنے سے جہاد کا انکار لازم آتا ہے۔

اب استاذ ندویؒ کا وہ پیغام ملاحظہ فرمائیں جو'' رابطہ'' نے ص ۲۵ پر نشر کیا ہے۔'' اور فقہ اکیڈمی نے ان مستندات کو اور اس کے علاوہ بہت سی دستاویزات جو عقیدۂ قادیانیہ، ان کی نشو ونما، ارتقاء اور صحیح اسلامی عقیدہ کو ختم کرنے اور مسلمانوں کو اس سے ورغلانے اور گمراہ کرنے کی وضاحت کرتی ہیں زیر بحث لانے کے بعد کونسل نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ عقیدہ قادیانیہ جو احمدیہ کے نام سے بھی معروف ہے اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور اس کو اختیار کرنے والے کافر اور دائرۂ اسلام سے بالکل خارج ہیں اور ان کا خود کو مسلمان ظاہر کرنا سراسر گمراہی، دھوکہ اور فریب ہے اور کونسل کا یہ اعلان ہے کہ تمام مسلمان ......حکومتیں، علماء، مضمون نگار، مفکرین اور دعاۃ وغیرہ سب پر واجب ہے کہ وہ اس باطل مذہب اور اس کے اپنانے والوں کا دنیا کے ہر خطہ میں مقابلہ کریں اور اس جدوجہد میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں وباللہ التوفیق۔

تحقیقات علمیہ وافتاء کی مستقل کمیٹی کا فتویٰ: سعودی عرب میں البحوث العلمیہ والافتاء کی مستقل کمیٹی سے فرقہ قادیانیہ کے اسلام کا حکم دریافت کیا گیا تو انہوں نے فتویٰ دیا کہ حکومتِ پاکستان کی طرف سے اس فرقہ کے کافر ہونے اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا حکم صادر ہو چکا ہے۔ اسی طرح بعینہٖ یہی حکم رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کی طرف سے اور

اسلامی تنظیموں کا کنونشن جو رابطہ عالمِ اسلامی کے زیرِ اہتمام ۱۳۹۴ھ میں منعقد ہوا، کی طرف سے صادر ہوا ہے۔

پھر اس مستقل کمیٹی نے اس فرقہ کا فیصلہ اپنے الفاظ میں صادر فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ فرقہ دعویٰ کرتا ہے کہ مرزا غلام احمد ہندی نبی ہے جس پر وحی نازل ہوتی تھی اور کسی شخص کا اسلام اس وقت تک صحیح نہیں ہوسکتا جب تک اس پر ایمان نہ لائے اور یہ تیرھویں صدی ہجری کی پیداوار ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب کریم میں یہ بتلا دیا ہے کہ ہمارے پیغمبر محمد ﷺ ہی آخری نبی ہیں اور علماء اسلام کا اس پر اجماع ہے۔ لہٰذا جو شخص دعویٰ کرے کہ آپ ﷺ کے بعد اللہ تعالیٰ کا کوئی نبی ہوسکتا ہے جس پر وحی نازل ہوتی ہو تو وہ کافر ہے۔ اس لیے کہ وہ قرآن کریم کی تکذیب کررہا ہے اور حضور اقدس ﷺ کی احادیث صحیحہ جو آپ کے خاتم النبیین ہونے پر دلالت کرتی ہیں ان کو جھٹلا رہا ہے اور اجماع امت کا مخالف ہے۔ (فتویٰ نمبر ۱۶۱۵) اور فتویٰ نمبر ۱۳۴۳۷ میں ہے کہ مستقل کمیٹی سے بھی قادیانیہ اور ان کے مزعوم نبی کے متعلق سوال ہوا تو اس کا حسب ذیل جواب دیا گیا ہے۔ اور حمد وصلوٰۃ کے بعد، نبوت ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ پر ختم پر آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ کتاب وسنت سے یہی ثابت ہے لہٰذا جو آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور انہی میں سے مرزا غلام احمد قادیانی ہے تو اس کا دعویٰ نبوت اپنے لیے سراسر جھوٹ ہے اور قادیانیوں نے جو اس کی نبوت کا نظریہ قائم کررکھا ہے وہ زعمِ کاذب ہے۔ اور سعودیہ کے علماء بورڈ کا فیصلہ صادر ہو چکا ہے کہ قادیانی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ وباللہ التوفیق وصلی اللہ علیٰ نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔ نیز پوری امتِ مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار، خواہ وہ مرزا غلام احمد مذکور کی نبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اسے اپنا مصلح یا مذہبی رہنما کسی بھی صورت میں قرار دیتے ہوں، کافر اور خارج از اسلام ہیں۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ: پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت نے بتاریخ ۱۲ راگست ۱۹۸۴ء فیصلہ صادر فرمایا ہے کہ قادیانی یقیناً ایک کافر فرقہ ہے۔ پورے عالمِ اسلام میں بڑے بڑے علماء کے انفرادی فتاویٰ صادر ہو چکے ہیں جو اس فرقہ کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کررہے ہیں۔

(ختم شد)

عمر فاروق ہارڈ وئیر اینڈ مل سٹور

عمارتی وصنعتی سامان، ہارڈ وئیر، پینٹس، ٹولز، بلڈنگ میٹریل

گورنمنٹ سے منظور شدہ کنڈے، باٹ و پیمانہ جات

صدر بازار، ڈیرہ غازی خان فون: 0641-462483

پروفیسر خالد شبیر احمد (قسط نمبر ۱۰)

سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام پاکستان

اکابرِ اسلام اور قادیانیت

مرزا محمود کی سیرت کے تذکرے میں ان کی ازواج اور بعض دیگر رشتہ داروں کا نام بھی آیا ہے۔ ہم ان کے نام حذف کر دیتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے مخاطب نہیں۔ مرزا محمود کی جنسی عدوان پر جن لوگوں نے موکد بعذاب قسمیں کھائی ہیں یا ان کی زندگی کے اس پہلو سے نقاب سرکائی ہے۔ ان کا تعلق مخالفین سے نہیں ایسے مریدوں سے ہے جو قادیانیت کی خاطر سب کچھ تج کر گئے تھے۔ ان میں خود مرزا محمود کے نزدیکی رشتہ دار، ہم زلف اور برادرِ نسبتی تک شامل ہیں اور بالواسطہ شہادتوں میں ان کے پسران اور دختران تک کے بیانات شامل ہیں۔ جن کی آج تک تردید نہیں ہوئی اور نہ ہی ان کے خلاف کوئی قانونی چارہ جوئی کی گئی ہے۔ اس کا سبب اشاعتِ عیش سے اجتناب و گریز نہیں۔ بلکہ یہ حقیقت ہے کہ واقعات کی تصدیق کے لیے اس قدر ثبوت شہادتیں اور قرآئن موجود ہیں جن کا انکار ناممکن ہے

ان الزامات کی صحت وصداقت کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ ان مریدین میں سے جو لوگ انتہائی اخلاص کے ساتھ قادیانیت کو سچا سمجھتے تھے اور مرزا محمود کو خلیفہ برحق مانتے تھے۔ ان کی رنگین راتوں سے واقف ہو کر نہ صرف قادیانیت سے علیحدہ ہوئے بلکہ خدا کے وجود سے بھی منکر ہو گئے۔ ایک شخص کو پاکبازی کا مجسمہ مان کر اس کو کارِ دگر میں مشغول دیکھ کر جس قسم کا ردِ عمل ہو سکتا ہے۔ یہ اس کا لازمی نتیجہ ہے۔ ان میں سماعی یقین رکھنے والے لوگ ہی نہیں۔ عملی تجربہ سے گزرے ہوئے لوگ بھی شامل ہیں۔

دوسرا طبقہ مرزا محمود کو تو جولیس سیزر کا ہم مشرب سمجھتا ہے مگر کسی نہ کسی رنگ میں قادیانی عقائد سے چمٹا ہوا ہے۔ آپ اسے ہر دو طبقہ کی عدم واقفیت یا جہالت کہیں۔ میرے نزدیک دونوں قسم کا ردِ عمل الزامات کی صحت پر برہانِ قاطع ہے ماہرین ''جرمیات'' کا کہنا ہے کہ اصل مجرم (Perfect Crime) وہ ہوتا ہے جو کبھی (Trace) معلوم نہ ہو سکے مگر ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ آدم سے لے کر آج تک ایک بھی ایسا جرم سرزد نہیں ہوا جو اصطلاحاً پرفیکٹ کرائم کہلا سکے۔ کیونکہ جرم ذہن کی (Abnormal) حالت نہیں ہوتا ہے۔ اس لیے کوئی نہ کوئی ایسی حرکت ہو جاتی ہے، کوئی ایسا (Flow) نشانی ضرور رہ جاتا ہے جس سے مجرم کی نشاندہی ہو جاتی ہے۔ مثلاً ایک قاتل نعش کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے انہیں چار پانچ مقامات پر پھینک کر یہ خیال کرتا ہے کہ اس نے قتل کے نشانات تک کو مٹا دیا ہے، مگر عملاً وہ اتنے ہی مقامات پر اپنے جرم کے نشانات چھوڑ رہا ہوتا ہے۔ اس پس منظر میں اگر مرزا محمود کی تقاریر اور بیانات کا جائزہ لیں تو کئی شواہد ان کے جرائم کی چغلی کھاتے ہیں۔ پیرس میں عریاں رقص دیکھنے کا تذکرہ خود انہوں نے اپنی زبان سے کیا ہے' ملاحظہ فرمائیں۔

''جب میں ولایت گیا تو مجھے خصوصیت سے خیال تھا۔ کہ یورپین سوسائٹی کا عیب والا حصہ بھی دیکھوں گا۔ قیام

انگلستان کے دوران مجھے اس کا موقع نہ ملا۔ واپسی پر جب ہم فرانس آئے تو میں نے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب جو میرے ساتھ تھے سے کہا کہ مجھے کوئی ایسی جگہ دکھائیں جہاں یورپین سوسائٹی عریاں نظر آ سکے۔ وہ بھی فرانس سے واقف تو نہ تھے مگر مجھے ایک ''اوپرا'' میں لے گئے جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ چوہدری صاحب نے بتایا کہ یہ وہی سوسائٹی کی جگہ ہے اسے دیکھ کر آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ میری نظر چونکہ کمزور ہے اس لیے دور کی چیز اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے جو دیکھا تو ایسا معلوم ہوا کہ سینکڑوں عورتیں بیٹھی ہیں۔ میں نے چوہدری صاحب سے کہا کیا یہ ننگی ہیں۔ انہوں نے یہ بتایا کہ یہ ننگی نہیں بلکہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں مگر باوجود اس کے ننگی معلوم ہوتی ہیں۔'' (الفضل۔ ۲۸رجنوری ۱۹۳۴ء)

مکر وفریب ایک ایسی چیز ہے کہ انسان زیادہ دیر تک اس پر پردہ ڈالنے میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ دانستہ یا نادانستہ ایسی باتیں زبان پر آ جاتی ہیں جن سے اصلیت سامنے آ جاتی ہے۔ خلیفہ جی نے اپنی ایک شادی کے موقع پر کہا۔ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں خچر پر سوار ہوں اور اس کی تعبیر میں نے یہ کی ہے کہ اس بیوی سے اولاد نہیں ہوتی اب واقعہ یہ ہے کہ اس بیوی سے کوئی اولاد نہیں اور خلیفہ جی کا ''یہ خواب'' اس پس منظر میں تھا۔ کہ وہ خاتون جو ہر نسائیت ہی سے محروم ہو چکی تھیں۔ اب مرید اسے پیر کا کمال سمجھتے ہیں کہ اس کی پیش گوئی کس طرح پوری ہوئی۔ حالانکہ یہ معاملہ پیش خبری کا نہیں' پیش بینی سی بلکہ دروں بینی کا ہے۔

خلیفہ صاحب کے ایک صاحبزادے کی رنگت اور شکل وشباہت سے کچھ ایسا اظہر ہوتا ہے کہ ان کی صورت ایک ڈرائیور سے ملتی ہے۔ لوگوں میں چہ میگوئیاں ہوئیں تو ''کارخاص'' کے نمائندوں نے خلیفہ جی کو اطلاع دی اور انہوں نے انگریز عورتوں کے گھروں میں سیاہ فام بچے پیدا ہونے پر ایک خطبہ دے مارا۔ حالانکہ یہ کوئی ایسی بات نہ تھی کہ اس پر ایک طویل مثالوں سے مزین لیکچر دیا جاتا۔ مگر کہتے ہیں چور کی داڑھی میں تنکا۔ ایسے ہی وہ ایک بیوی کی وفات پر' پرانی یادوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''شادی سے پیشتر جب کہ مجھے گمان بھی نہ تھا کہ یہ لڑکی میری زوجیت میں آئے گی۔ ایک دن میں گھر داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ ایک لڑکی سفید لباس پہنے، سمٹی سمٹائی، شرمائی لجائی دیوار کے ساتھ لگی کھڑی ہے''

(سیرۃ ام طاہر شائع کردہ مجلس خدام احمدیہ ربوہ)

اب سفید لباس پر نظر پڑ سکتی ہے لیکن سمٹنے، سمٹانے، شرمانے لجانے اور دیوار کے ساتھ کھڑے ہونے اور چہرے کی کیفیات کا تفصیلی معائنہ کسی نیک چلن انسان کا کام نہیں، ہمیں رائل فیملی کے کسی فرد کے بارے میں نیک چلنی کا حسن ظن نہیں کیونکہ اس ماحول میں ''معجزہ'' بچ جانا بھی ممکن نظر نہیں آتا۔ مگر ہم ان کے بارے میں کف لسان ہی کو پسند کرتے ہیں۔ چونکہ سربراہان قادیانیت عموماً اور مرزا محمود خصوصاً اس ڈرامے کے خصوصی کردار ہیں۔ اس لیے ان کے بہروپ کو نوچ پھینکنا اور لوگوں کو گمراہی کی دلدل سے نکالنا انتہائی ضروری ہے۔ ضمناً قادیان اور ربوہ کی اخلاقی حالت کا ذکر بھی آ گیا ہے۔ اگر درخت

اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے تو قادیانیت یقیناً شجر خبیثہ ہے۔ لاہور کی سڑکوں پر گھومنے والی ''سلمیٰ جشن'' اور لنک میکلوڈ روڈ پر مقیم ''حنیفاں'' اس کی شاہد ہیں۔ قادیانی امت اپنے نبی کی اتباع میں اپنے ہر مخالف کی بے روزگاری، مصیبت اور موت پر جشن مناتی ہے اور اسے مطلقاً اس امر کا احساس نہیں ہوتا کہ یہ انتہا درجے کی قساوتِ قلبی، شقاوتِ ذہنی اور انسانیت سے گری ہوئی بات ہے...... اللہ تعالیٰ نے قادیانی امت پر ایسا عذاب نازل کیا ہے کہ اب انکا ہر قابلِ ذکر فرد ایسی رسوا کن بیماری سے مرتا ہے کہ اس میں ہر صاحب بصیرت کے لیے سامانِ عبرت موجود ہے۔ فالج کی بیماری کو خود مرزا غلام احمد نے ''دُکھ کی مار'' اور ''سخت بلا'' ایسے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ اب قادیانی امت کی گندی ذہنیت کی وجہ سے یہ بیماری اللہ تبارک وتعالیٰ نے سزا کے طور پر قادیانیوں کے لیے کچھ اس طرح مخصوص کر دی ہے کہ ایک واقفِ حال قادیانی کا کہنا ہے کہ ''اب تو حال یہ ہے کہ جو شخص فالج سے نہ مرے وہ قادیانی ہی نہیں'' مرزا محمود نے اپنے باوا کی سنت پر عمل کرتے ہوئے امتِ مسلمہ کے اکابر اور جید علماء دین کے وصال پر جشن مسرت منایا اور ان کا یہ دھندا اب تک چل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قادیانیت کے گوسالہ سامری مرزا محمود کو ''فالج کا شکار'' بنا کر دس سال تک رہین بستر و باش کر دیا اور اس عبرت ناک رنگ میں اس کو اعضاء و جوارح اور حافظہ سے محروم کر دیا۔ وہ مجنونوں کی طرح سر ہلاتا رہتا تھا اور اس کی ٹانگیں بیدِ لرزاں کا نظارہ پیش کرتی تھیں۔ گویا وہ ''لایموتُ فیھا ولایحییٰ'' کی تصویر تھا مگر قادیانی مذہبی انڈسٹری کے مالکان اس حالت میں بھی الٹا اخبار اس کے ہاتھ میں پکڑا کر ''زیارت'' کے نام مریدوں سے پیسہ بٹورتے رہے اور پھر سات بجے شام مر جانے والے اس مصلح موعود کی دو بجے شب تک صفائی ہوتی رہی اور سرکاری اعلان اس کی موت کا وقت دو بج کر دس منٹ بتایا گیا اور اس عرصہ میں اس کی رُکھی ہوئی داڑھی کو ہائڈ روجن یا کسی اور چیز سے رنگ کر اسے زعفرانی کلر دیا گیا اور خط بنایا گیا اور غازہ لگا کر اس کے چہرے پر ''نور'' وارد کیا گیا۔ تاکہ مریدوں پر اس کی رونمائی کی جاسکے۔ حیرت ہے کہ جب کوئی مسلمان دنیاوی زندگی کے دن پورے کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتا ہے تو قادیانی اس کی بیماری کو ''عذابِ الٰہی'' قرار دیتے ہیں۔ لیکن ان کے اپنے اکابر ذلیل موت کا شکار بنتے ہیں۔ تو یہ ''ابتلاء'' بن جاتا ہے اور اس کے لیے دلائل دیتے ہوئے قادیانی وہ تمام روایات پیش کرتے ہیں۔ جن کو وہ خود بھی تسلیم نہیں کرتے۔ شاہ فیصلؒ کی شہادت پر قادیانی امت کا جشن منانا ایک ایسا المناک واقعہ ہے جس پر جس قدر بھی نفرین کی جائے کم ہے اور سابق وزیر اعظم پاکستان کے پھانسی پانے پر ہفت روزہ ''لاہور'' کا یہ لکھنا کہ اس سے مرزا غلام احمد کی ایک پیش گوئی پوری ہوئی ہے کہ ان کے عہد میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تھا۔ مسخ شدہ قادیانی ذہنیت کی شہادت ہے۔ حضور ﷺ کے بعد جو جماعت یا فرقہ کسی شخص کو نبی تسلیم کرتا ہے وہ قرآن وحدیث کی رو سے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اسے کوئی شخص بھی مسلمان قرار نہیں دے سکتا اور خدا کے فضل سے تمام امتِ مسلمہ اب بھی بالاتفاق قادیانیوں کو کافر ہی سمجھتی ہے۔ اور آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔

(جاری ہے)

زبان میری ہے بات اُن کی

☆عظیم طاقت، کسی کے رحم وکرم پر نہیں رہ سکتی۔(بش)

یہ وقت کس کی رعونت پہ خاک ڈال گیا　　　یہ کون بول رہا ہے خدا کے لہجے میں

☆رمضان سے قبل، زکوٰۃ کی کٹوتی سے بچنے کے لیے نکلوائی گئی رقوم، بینکوں میں واپس آنا شروع ہوگئیں۔(ایک خبر)

سود میں سے زکوٰۃ کی کٹوتی! کیا شراب کے وضو سے نماز ہو سکتی ہے؟

☆ملک وقوم اور اسلام کے مفاد میں فلور کراسنگ جائز ہے۔(سرور قادری)

عقل نئیں تے موجاں ای موجاں......!

☆مشرف میرے آقا، گورنر سرپرست ہیں، تاحیات اُن کا وفادار رہوں گا۔(رانا اعجاز)

بچے جیندے رہن..........!

☆ووٹ خریدے نہیں، مانگے ہیں۔(ظفراللہ جمالی)

گنا نہیں چوسا، گڑ کھایا ہے!

☆آئندہ انتخابات میں فیصل صالح حیات کو لوگ پتھر ماریں گے۔(عابدہ حسین)

پی پی پی...... تیرا ٹھنڈا ہووے جی!

☆ڈاکٹر کرامت کو ڈین کے عہدے سے ہٹا دیا گیا۔(ایک خبر)

چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے۔

☆امریکہ کی طرف سے ایم ایس میزائل کا نیا تجربہ۔(ایک خبر)

اور دوسروں پر پابندی! کیا دوغلا پن ہے!

☆قومی اسمبلی کے باہر لیڈی کمانڈوز کا دستہ نصب۔(ایک تصویر)

لڑکیاں بن رہی ہیں کمانڈو　　　ڈھونڈ لی قوم نے فلاح کی راہ

یہ ڈرامہ دکھائے گا عجب سین　　　پردہ اٹھنے کی منتظر ہے نگاہ

☆اسلام کا احترام کرتے ہیں۔(مائیک ابروین، نائب وزیر برطانیہ)

مگر مسلمانوں کو دیکھ نہیں سکتے!

سچی خبروں میں ہے خبرِ تازہ

(سر راہ کا ایک منظر)

اس سیاہی پہ حُسن کا غازہ
شہرِ خوباں کا ایک دروازہ
موت آئی ''بلیک بیوٹی'' سے
آغا یحییٰ نے بھگتا خمیازہ
کیسے جاگیں فصیل کے قیدی
کون کھولے وہ ''دہلی دروازہ''
میں کراہا فصیل کے باہر
کون سنتا نحیف آوازہ
شہرِ آذر میں شور اتنا ہے
کان پڑتا نہیں ہے آوازہ
ہائے بے چارگی بہاروں کی
لوٹ ڈالا خزاں نے سب غازہ
''سچی خبروں میں ہے خبر تازہ''
کان پڑتا نہیں ہے آوازہ

(۲/اکتوبر ۱۹۷۶ء/ گجرات)

پیکر

(ایک ''جدید'' نظم)

ایسا کوئی پیکر بھی ہے؟
جو جنس کے افعی گزیدہ
بے مروت جسم و جاں کے
زن کے رحمِ بے کرم کے گرم ملبوسات میں
لپٹا ہوا یوں
آرزوؤں، خواہشوں کی زرد بستی پر گرے
کہ زرد بستی کی زمیں کو
اپنے خوں کے رنگ و بو سے
''لوبھی'' کر دے ایک دم!
وسوسوں کی وسعتوں میں کھویا جائے تو کہے
میں بھی تو ہوں، میں بھی تو ہوں

علم اور دولت

مصر میں
دو بھائی رہتے تھے
ایک علم حاصل کرتا رہا
دوسرا مال جمع کرتا رہا
علم کا متلاشی
علامہ ہو گیا
اور روپیہ جمع کرنے والا
شاہی خزانچی بن گیا
ایک دن دولت مند نے
عالم سے
حقارت کے لہجے میں کہا
ہم تو خزانے کے مالک بن گئے
اور
تم مفلسی کے گڑھے میں پڑے ہو
عالم نے کہا
بھائی جان!

میں تو علم کی دولت پر
اللہ کا شکر گزار ہوں
کہ اس نے مجھے
پیغمبر (حضرت موسیٰؑ) کی میراث
عطا فرمائی
یعنی علم دیا
مگر آپ ہیں
کہ فرعون کی وراثت
(مصر کی حکومت) پر اترا رہے ہیں
بھائی صاحب!
یہ بات یاد رکھیں
کہ حضرت موسیٰؑ کا کردار
حضرت موسیٰؑ کا انجام پاتا ہے
اور
فرعون کا کردار
فرعون کا انجام پاتا ہے

جعفر بلوچ (لاہور)

کیا آج ہم آزاد ہیں؟

ہم آج کیوں ناشاد ہیں؟
کیوں موردِ بیداد ہیں؟
کیوں خاسر و برباد ہیں؟
کیوں سر بہ سر فریاد ہیں؟
کیا آج ہم آزاد ہیں؟

کیا گردشِ ایام ہے
مظلوم آج اسلام ہے
بنیاد اک دشنام ہے
کیا ہم بھی بے بنیاد ہیں؟
کیا آج ہم آزاد ہیں؟

امن و اماں کے نام پر
آئے یہودی چارہ گر
کرنے ہمیں زیر و زبر
ہم صید و صیاد ہیں
کیا آج ہم آزاد ہیں؟

شرزاد اور شیطان نسب
ہیں آج اس دنیا کے رب
چپ ہیں عجم، چپ ہیں عرب
راضی بہ استبداد ہیں
کیا آج ہم آزاد ہیں؟

دشمن ہمارے تیز ہیں
شدّاد ہیں، چنگیز ہیں
خسرو ہیں اور پرویز ہیں

اور ہم فقط فرہاد ہیں
کیا آج ہم آزاد ہیں؟

کون اب یہاں خوددار ہیں
اپنا تو یہ کردار ہے
بکتا جو استعمار ہے
ہم اس پر کرتے صاد ہیں
کیا آج ہم آزاد ہیں؟

پالیسیاں اپنی نہیں
تاب و تواں اپنی نہیں
روح و رواں اپنی نہیں
کہنے کو ''زندہ باد'' ہیں
کیا آج ہم آزاد ہیں؟

اسلام کے ، ایمان کے
قوم و وطن کی آن کے
حفظِ خودی کی شان کے
ہم کو سبق کب یاد ہیں؟
کیا آج ہم آزاد ہیں؟

آبا کی عظمت کے نشاں
باقی ہیں اب ہم میں کہاں
کب ہم ہوئے ہیں ایک جاں
مجموعۂ اضداد ہیں
کیا آج ہم آزاد ہیں؟

خود اپنے دل سے پوچھیے
روحِ خجل سے پوچھیے
آب اور گل سے پوچھیے
کرتے وہ کیا ارشاد ہیں؟
کیا آج ہم آزاد ہیں؟

اسرار بصری

داتا تری نگری میں

ملّا بھی ہیں قاری بھی نوری بھی ہیں ناری بھی
''مقہور'' بھکاری بھی ''عیاش'' پجاری بھی

داتا تری نگری میں

ناموسِ وفا غائب دامانِ حیا غائب
تقدیسِ حرم رسوا تسلیم و رضا غائب

داتا تری نگری میں

دن رات دعائیں ہیں ہُو حق کی صدائیں ہیں
بے رنگ عمامے ہیں پُر پیچ قبائیں ہیں

داتا تری نگری میں

سفلے کی اڑانیں ہیں شعلوں کی سنانیں ہیں
دلچسپ اندھیرے ہیں پُرنور دکانیں ہیں

داتا تری نگری میں

تولہ ہیں ماشہ ہیں پُر ہول تماشا ہیں
اربابِ ستم پیشہ انصاف کا لاشہ ہیں

داتا تری نگری میں

پہرے ہیں فغانوں پر قدغن ہے بیانوں پر
تادیب کی مہریں ہیں بے روک زبانوں پر

داتا تری نگری میں

محصور زَن و ئے ہیں ہم مرتبہٗ گئے ہیں
پیرانِ صنم مشرب کہنے کو بڑی شے ہیں
داتا تری نگری میں

ریشم کی عباؤں میں رہزن ہیں لٹیرے ہیں
موروثی گداؤں میں تیرے ہیں نہ میرے ہیں
داتا تری نگری میں

(ہفت روزہ ''چٹان'' ۲۳؍نومبر ۱۹۵۳ء)

ابومعاویہ رحمانی چوہان

محسن سئیں دی یاد اِچ

(سرائیکی قطعہ)

تیڈیاں یاداں رُوائی رکھدین
ڈکھے دل کوں ڈکھائی رکھدین
جے محسنؒ ملے تا بھج پوواں
اے نت تیاریاں کرائی رکھدین

(☆ سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ)

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس

تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان فون: 0641-462501

انور مسعود

پپو یار تنگ نہ کر

پپو سانوں تنگ نہ کر توں
بڑے ضروری کم لگے آں
سوچی پئے آں ہُن کیہ کریئے
روٹی شوٹی کھا بیٹھے آں
لسّی شسّی پی بیٹھے آں
حقے دا کش لا بیٹھے آں
پونجھ پانجھ کے اندروں باہروں
بھانڈے وی کھڑکا بیٹھے آں
سوچی پئے آں ہُن کی کیہ کریئے
ویکھ لیاں نیں سب اخباراں
سبھے ورقے تھُل بیٹھے آں
پڑھ بیٹھے آں سارے اکھر
سارے حرف سنا بیٹھے آں
سوچی پئے آں ہُن کیہ کریئے
کیسے کیسے اسلے بن گئے
وڈّے وڈّے مَسلے بن گئے
وڈے شہر وسا بیٹھے آں
سارا چین گوا بیٹھے آں
سوچی پئے آں ہُن کیہ کریئے

رزق سیاست عشق کوتا
کجھ وی خالص رہن نہ دتا
ساری کھیڈ ونجا بیٹھے آں
سوچی پئے آں ہُن کیہ کریئے
جی کردا سی ووٹاں پایئے
مارشل لاتوں جان چھڈایئے
ووٹا شوٹاں پا بیٹھے آں
ایہہ جمہوری رولا رپّا
کنّے سال ہنڈا بیٹھے آں
سوچی پئے آں ہُن کیہ کریئے
سودا کوئی پجدا ناہیں
کوئی رستا سجھدا ناہیں
رستے دے وچ آ بیٹھے آں
سوچی پئے آں ہُن کیہ کریئے

مرتب: محمد الیاس میراں پوری

اشاریہ: ماہنامہ ''نقیب ختم نبوت''

(سال ۲۰۰۲ء)

افکارِ احرار

عنوانات	مضمون نگار	ماہ	صفحہ نمبر
یہود و نصاریٰ کے خوفناک منصوبے	سید عطاء المحسن بخاری	جنوری	اندرونی صفحہ اوّل
مہدی اور مسیح	//	فروری	//
مسئلہ کشمیر	سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	مارچ	۵
پیغامِ بیداری	مولانا ابوالکلام آزادؒ	جون	اندرونی صفحہ اوّل
نفاذِ اسلام/ ہماری جدوجہد	سید ابوذر بخاریؒ/ سید عطاء المحسن بخاریؒ	جولائی	//
نفاذِ اسلام سے فرار کیوں؟	سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	اگست	//
ختم نبوت	سید عطاء المحسن بخاریؒ	ستمبر	۲
خدمتِ اہلِ وطن	مفکرِ احرار چودھری افضل حقؒ	دسمبر	اندرونی صفحہ اوّل

دل کی بات (اداریہ)

پاکستان......بحرانوں کے چوراہے پر	جنوری	۳
پیوستہ رہ شجر سے امیدِ بہار رکھ	فروری	۳
قانون توہین رسالت اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس کو ختم کرانے کی امریکی سازش پاکستان، سیکولرازم کے راستے پر اور سیکولر بھارت میں مسلم کش فسادات (ادارتی شذرہ)	مارچ	۳
......اور بالآخر صدارتی ریفرنڈم	اپریل	۳
ریفرنڈم کے بعد......؟	مئی	۳
ہم مایوس نہیں لیکن......! (سید یونس الحسنی) ووٹر فارم میں حلفِ ختم نبوت کی بحالی/ پاکستان اور عالمی برادری (ادارتی شذرات) (مدیر)	جون	۳
سودی نظام کے حق میں حکومتی چارہ جوئی دینی مدارس آرڈی نینس......رجسٹریشن کی آڑ میں نیشنلائزیشن/ قادیانی ووٹروں پر اعتراضات (ادارتی شذرات)	جولائی	۳
پاکستان......سیکولر سٹیٹ کی راہ پر گامزن	اگست	۳
سر پہ تاج رکھا ہے بیڑیاں ہیں پاؤں میں	ستمبر	۳
متحدہ مجلس عمل......مرگِ امید کے آثار	اکتوبر	۲

انتقال اقتدار اور بندر بانٹ		نومبر	۲
ہے جمالو سے ہے جمالی......اب کیا ہوگا؟		دسمبر	۲

دین و دانش

آخری مہلت......!	مولانا ابوالکلام آزادؒ	جنوری	۵
بیعت کی حقیقت اور آداب	مولانا صوفی عبدالحمید سواتی	,,	۱۰
اہل البیت	مولانا سعید الرحمٰن علویؒ	,,	۱۲
دنیا کی حیثیت	سیدہ ''ب'' بخاری	فروری	۵۰
حجاز......قبول حق کے لیے بہترین خطہ	پروفیسر ابوالاعجاز حفیظ صدیقی	مارچ	۶
نئے سال کا پیغام......امت مسلمہ کے نام	سید عطاء المحسن بخاریؒ	اپریل	۵
شہید غیرت، مظلوم کربلا سیدنا حسین ابن علی رضی اللہ عنہما	,,	,,	۱۱
گوریلا کارروائیوں کی دینی حیثیت	مولانا زاہد الراشدی	,,	۱۴
رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام	مولانا احمد سعید دہلویؒ	مئی	۵
اسلام میں پردے کے احکام	مولانا زاہد الراشدی	,,	۱۱
مرد اور عورت کی نماز میں فرق (قسط اوّل)	مولانا ابوریحان سیالکوٹی	,,	۱۵
ہادیٔ اعظم ﷺ کا سفر آخرت	سید فضل الرحمٰن	جون	۷
مرد اور عورت کی نماز میں فرق (آخری قسط)	مولانا ابوریحان سیالکوٹی	,,	۱۸
احادیث رسول ﷺ کے ارشادات گرامی	ادارہ	اگست	۵
اللہ کا ذکر روح کی غذا ہے	سید عطاء المہیمن بخاری	,,	۲
رسول اللہ ﷺ کے ارشادات گرامی	ماہنامہ ''الاعتصام'' لاہور	ستمبر	۵
محاسب حقیقی صرف اللہ ہے	سید عطاء المہیمن بخاری	,,	۷
امیر المومنین سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ	زبیر احمد خالد	اکتوبر	۵
نفس......شیطان کا معاون	سید عطاء المہیمن بخاری	,,	۱۱
اللہ کی حاکمیت	مولانا ابوالکلام آزادؒ	نومبر	۳
احکام رمضان المبارک	مولانا مفتی محمد شفیعؒ	,,	۱۱
دنیا کی زندگی، دھوکے کا سامان	سید عطاء المہیمن بخاری	نومبر	۱۶
اسلام کی پھیلتی ہوئی روشنی	ملک احمد سرور	,,	۱۸
دعا......مومن کی قوت، دین کا ستون	سید عطاء المہیمن بخاری	دسمبر	۴
قرآن مجید......کتاب رشد وہدایت	ملک احمد سرور	,,	۸

نقد ونظر

موت کو سمجھے ہیں غافل اختتام زندگی (قسط نمبر۲)	مولانا محمد مغیرہ	جنوری	۱۷
رسول اللہ ﷺ کو سیکولر کہنے کی جسارت	محمد عطاء اللہ صدیقی	//	۲۳
موت کو سمجھے ہیں غافل اختتام زندگی (قسط نمبر۳)	مولانا محمد مغیرہ	فروری	۴۷
سبحانک ھذا بہتان عظیم (آخری قسط)	مولانا ابو ریحان سیالکوٹی	مارچ	۴۵
موت کو سمجھے ہیں غافل اختتام زندگی (قسط نمبر۴)	مولانا محمد مغیرہ	اپریل	۳۷
// (آخری قسط)	//	جولائی	۳۴
اظہار تسامح	مدیر	//	۴۲
''میں ایک تاجر ہوں''	شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی	اگست	۵۶
''میں غلام سرور قادری ہوں''	اقرار فکری	اکتوبر	۲۲
''میں ایک افسر ہوں''	حُر آغائی	نومبر	۴۱

ردِّ قادیانیت

محاسبۂ قادیانیت اور مجلس احرار اسلام (قسط نمبر۱)	پروفیسر خالد شبیر احمد	جنوری	۲۷
اکابر اسلام اور قادیانیت (قسط نمبر۲)	//	اپریل	۴۱
// (قسط نمبر۳)	//	مئی	۴۵
جن لوگوں نے تحریک ختم نبوت پر ظلم کیا تھا......!	شورش کاشمیری	جون	۴۱
اکابر اسلام اور قادیانیت (قسط نمبر۴)	پروفیسر خالد شبیر احمد	//	۴۳
// (قسط نمبر۵)	//	جولائی	۲۵
''مرزا قادیانی نے جہاد کو منسوخ کر دیا تھا''	بی بی سی کا تبصرہ	//	۳۳
اکابر اسلام اور قادیانیت (قسط نمبر۶)	پروفیسر خالد شبیر احمد	اگست	۴۶
وہ نفرتوں کے نقیب بد ہیں	سید یونس الحسنی	ستمبر	۱۴
اکابر اسلام اور قادیانیت (قسط نمبر۷)	پروفیسر خالد شبیر احمد	ستمبر	۱۷
ایاز امیر، قادیانیت اور اقبالؒ	محمد عمر فاروق	//	۲۵
کشمیر کو مسئلہ کشمیر بنانے میں قادیانیوں کا ہاتھ	محمد احمد حافظ	//	۲۹
7 ستمبر......یوم فتح ختم نبوت	محمد الیاس میراں پوری	//	۳۴
چہ دلاوراست دزدے......!	سید یونس الحسنی	اکتوبر	۲۳
اکابر اسلام اور قادیانیت (قسط نمبر۸)	پروفیسر خالد شبیر احمد	//	۲۶
جعلی نبوت کی اصلی کہانی (قسط اوّل)	الشیخ عبداللہ ابن السبیل	//	۳۳
// (قسط دوم)	//	نومبر	۴۲

اکابر اسلام اور قادیانیت (قسط نمبر ۹)	پروفیسر خالد شبیر احمد	نومبر	۵۰
کس منہ سے اپنے آپ کو کہتا ہے عشق باز؟	سید یونس الحسنی	دسمبر	۳۰
جعلی نبوت کی اصلی کہانی (آخری قسط)	الشیخ عبداللہ ابن السبیّل	//	۳۳
اکابر اسلام اور قادیانیت (قسط نمبر ۱۰)	پروفیسر خالد شبیر احمد	//	۳۷

افکار

جنرل صدر اور آج کی بات	سید یونس الحسنی	جنوری	۳۲
ایٹمی سائنسدان اور دینی مدارس	عبدالرشید ارشد	//	۳۵
دل یا شکم	نور محمد قریشی	//	۳۹
دعا	ارشاد احمد عارف	//	۴۲
اور اب آسمانی حقائق......!	پروفیسر حفیظ الرحمٰن خان	//	۴۴
ماڈرن شیر اور قدامت پسند لومڑی	عطاء الحق قاسمی	//	۴۷
ماڈرن اسلام کی طرف	ملا معاویہ حنفی	//	۴۹
کرنے کا کام	محمد عابد مسعود ڈوگر	//	۵۲
عالم اسلام کے لیے لمحۂ فکریہ	مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ	فروری	۵
مسلمان ممالک کی مفاہمت......وقت کی اہم ضرورت	مولانا محمد عیسیٰ منصوری	//	۷
نامانوس بولیاں	سید یونس الحسنی	//	۱۱
اللہ نہ کرے	محمد عمر فاروق	//	۱۵
دینی مدارس میں سائنسی تعلیم کیوں؟	مولانا زاہد الراشدی	//	۱۷
’’میں انسان ہونے پر شرمندہ ہوں‘‘	جاوید چودھری	//	۲۳
یاسر عرفات کا حشر یاد رکھیں	اسرار احمد کسانہ	//	۲۵
حرامی کون......؟	احمد سرور	//	۲۸
اگر طالبان حق پر تھے تو اللہ کی مدد کیوں نہ آئی؟	نوید احمد	//	۳۳
طوطا چشم امریکہ	سردار اعوان	فروری	۳۶
دینی مدارس کے بارے میں حکومتی اقدامات و اعلانات	مولانا محمد حنیف جالندھری	مارچ	۱۸
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمیؐ	مولانا زاہد الراشدی	//	۲۸
مسٹر بش کی تقریر اور بین الاقوامی ردعمل	سید یونس الحسنی	//	۳۱
جدید فکری مغالطے	ملا معاویہ حنفی	//	۳۵
یہودی سازشیں اور امت مسلمہ	محمد عابد مسعود ڈوگر	//	۴۰
امت مسلمہ کے وجود کا مسئلہ	مولانا مجاہد الحسینی	اپریل	۱۸

سانپ کے منہ میں چھپکلی	سید یونس الحسنی	اپریل	۲۱
ایک خط......ایک تاثر	مولانا محمد عیسیٰ منصوری	//	۲۴
مشکل الفاظ کے معانی	خالد مسعود خان	//	۲۶
کیچڑ میں لتھڑا ہوا سوئر	محمد عطاء اللہ صدیقی	//	۲۹
شہزادہ عبداللہ کا مجوزہ منصوبہ امن اور فلسطین	میاں غلام مرتضیٰ	//	۳۳
کشمیر میں حضرت عیسیٰ اور مری میں سیدہ مریم علیہا السلام کی قبروں کا شوشہ	مولانا مجاہد الحسینی	مئی	۲۱
دریا سے اٹھی لیکن ساحل سے نہ ٹکرائی	مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی	//	۲۴
آگ کا کھیل	محمد عمر فاروق	جون	۲۲
کاش مسلمانوں میں ''پان اسلام ازم'' ہوتا!	محمد عطاء اللہ صدیقی	//	۲۸
امریکی دوستی، بھارتی جارحیت اور صلیبی جنگ	عبدالرشید ارشد	//	۳۳
سود کے بارے میں چند گزارشات	مولانا زاہد الراشدی	جولائی	۲
دینی مدارس اور حکومتی اقدامات	//	//	۱۱
انگلیاں نگار اپنی خامہ خونچکاں اپنا	سید یونس الحسنی	//	۱۴
خود فریبی	محمد عمر فاروق	//	۱۸
نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم	عبدالرشید ارشد	//	۲۱
مدرسہ آرڈی ننس کے مضمرات	مولانا زاہد الراشدی	اگست	۸
ڈی نیشنلائزیشن یا تعلیم کی موت	سید یونس الحسنی	//	۱۱
اسلامی معاشرت اور پاکستانی ٹیلی ویژن	مولانا مجاہد الحسینی	//	۱۵
انصاف......ایوان اقتدار، اور......مولانا محمد اعظم طارق	محمد ارسلان	//	۱۷
ضرورت رشتہ	درویش کے قلم سے	اگست	۸
تیل پر تیلیوں کی جنگ	محمد احمد حافظ	اکتوبر	۱۳
متحدہ مجلس عمل کا امتحان	چودھری ثناء اللہ بھٹہ	نومبر	۲۴
جرم مسیحائی	عرفان صدیقی	//	۲۷
جنگ میں سبقت مگر ابن علیؓ لے جائے گا	خادم حسین	//	۳۰
بلائیں سر پہ ہیں رقصاں	سید یونس الحسنی	دسمبر	۱۴
جس دھج سے کوئی مقتل کو گیا......!	عرفان صدیقی	//	۱۷
ہاں، ہاں	جاوید چودھری	//	۲۰
پشیمانی کیسی......؟	محمد عمر فاروق	//	۲۲
ترکی میں اسلام کی ترقی	محمد الیاس میراں پوری	//	۲۴

شخصیات

من بیتی (پنجابی)	سید عطاء المحسن بخاریؒ	جنوری	۵۹
سید عطاء المحسن بخاریؒ..... چند یادیں، چند تاثرات	عمران ظہور غازی	//	۶۱
مفکرِ احرار چودھری افضل حقؒ	پروفیسر خالد شبیر احمد	فروری	۳۷
مولانا ابوالکلام آزادؒ (قلمی چہرہ)	شورش کاشمیریؒ	//	۴۵
امیر المومنین حضرت سید احمد شہید بریلویؒ	محمد الیاس میراں پوری	مئی	۳۲
عظیم مجاہدِ آزادی، ضیغم احرار شیخ حسام الدینؒ	//	جون	۲۸
علامہ حسین میر کاشمیری..... دنیائے ادب کی باغ و بہار شخصیت	ابو صالح ہاشمی	جولائی	۴۳
میں نے بھی شاہ جیؒ کو سنا	حافظ ضیاء الدین احمد	اگست	۲۱
امیرِ شریعتؒ..... معاصرین کی نظر میں	اقرار فکری	//	۲۴
سید ابوذر بخاریؒ..... اک ضرب ید اللّٰہی	سید عطاء المحسن بخاریؒ	اکتوبر	۱۷
شورش کاشمیریؒ..... کچھ بھولی بسری باتیں	شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی	//	۲۰
شاہ جیؒ، تانگریاں اور ہم — بیاد: ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاریؒ	حافظ یٰسین معاویہ، حافظ ضیاء اللہ	نومبر	۳۲
تیری ہستی کو چند لفظوں میں سمیٹوں کیسے؟ //	عبدالوہاب نیازی	//	۳۵
کئی دماغوں کا ایک انساں.....! //	سید صبیح الحسن ہمدانی	نومبر	۳۷

منظوم کلام

حسن دائم ہے ترا نقشِ حیات (نعت) علیؓ..... اک جلوۂ مخفی/ مکھڑا (پنجابی نظم)	سید عطاء المحسن بخاریؒ	جنوری	۶۰
مصافحہ/ غزل	ملک وزیر غازی/ خالد شبیر احمد	فروری	۵۲
قلعہ جنگی (کابل سے کیوبا تک پھیلی ہوئی رات کا نوحہ)	اشرف یوسفی	//	۵۳
نعت شریف/..... حق کا بیڑا پار دیکھ	پروفیسر اکرام تائب/ جانباز مرزا	مارچ	۵۶
بھارت سے مذاکرات ناممکن	ملک وزیر غازی ایڈووکیٹ	//	۵۷
جو ہم بدلے تو شکوہ کیوں کریں اُن کے بدلنے کا	سید کاشف گیلانی	//	۵۹
دھرتی بیٹا/ ''ساتھ ساتھ''	سید عطاء المحسن بخاری/ خادم حسین	اپریل	۵۱
عقل کی بات	سیدہ رملہ بخاری	//	۵۲
اقبالؒ سے مکالمہ	سید ضمیر جعفری	//	۵۳
اے رہنمایانِ وطن	سید کاشف گیلانی	//	۵۹
روشنی	شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی	مئی	۵۵
نالۂ نیم شب/ ''ماں جی کے بعد''	سید کاشف گیلانی/ اکرام تائب	//	۵۶
پولنگ اُتے اسی سارا خاندان چلیے	سائیں اللہ دتہ بھیردی	//	۵۷

نعت	سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	جون	۴۷
میرے آقا، میرے مولا رحمت اللعالمین ﷺ	سید محمد یونس بخاری	//	۴۸
نعت/کہاں ہیں سید الکونینؐ کی امت کے دیوانے؟	قاری محمد طیبؒ/شورش کاشمیریؒ	//	۴۹
عالمی دہشت گردوں کے نام/نذرِ وطن	انور مسعود/سید عطاء المحسن بخاریؒ	//	۵۰
گرمی دا مزہ لین، ملتان چلیے	شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی	//	۵۱
کوئی کروٹ تک نہیں لیتا کسی بھونچال سے	سید کاشف گیلانی	//	۵۲
حمد باری تعالیٰ/مدحت رسول اللہ ﷺ کی	ممتاز اطہر/سید محمد یونس بخاری	جولائی	۵۲
اس پر ہوئے نبوت کے تمام باب ختم	انور جمال	//	۵۳
بادشاہ اور درویش	شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی	//	۵۴
کیسے عظیم لوگوں کے درمیاں ہم رہے	سید کاشف گیلانی	جولائی	۵۵
نعت رسول ﷺ/......ادراک کی دولت	سید یونس بخاری/کاشف گیلانی	اگست	۵۷
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	انور جمال	//	۵۸
سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ/غزل	عبدالرحمٰن انجم/عثمان محمد چوہان	//	۵۹
گھر دیاں چیزاں ویچ کے......	سائیں اللہ دتہ بھیروی	//	۶۰
میں کاش سنگ ہی ہوتا کہ زندہ رہ جاتا (حرم نبوی میں حاضری کے وقت)	مسعود عثمانی	ستمبر	۵۴
نعت	مہندر سنگھ سحر بیدی	//	۵۴
جو پیچھے چھوڑ آئے، وہ نقصان میں ہے	شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی	//	۵۶
سہیلی بوجھ پہیلی/لسی پیو تو......!	شورش کاشمیری/وقار انبالوی	//	۵۷
تاثرات/غزل	پروفیسر خالد شبیر احمد	//	۵۸
پابندی	سید کاشف گیلانی	//	۵۹
کتنا وہ ارجمند تھا میرِ معاویہؓ	سید عطاء المحسن بخاریؒ	//	۶۱
امیر شریعت رحمہ اللہ	پروفیسر تاثیر وجدان	اکتوبر	۴۸
ہم نے تو زیست اپنی بسر کی انا کے ساتھ	سید کاشف گیلانی	//	۴۹
نعت رسول اکرم ﷺ	سید حباب ترمذی	نومبر	۶۲
میرے بس میں تو کچھ نہیں ہے (بیادِ سید عطاء المحسن بخاریؒ)	سید محمد یونس بخاری	//	۶۳
قطعات تاریخ وفات (سید عطاء المحسن بخاریؒ)	شمیم صبائی متھراوی/ثاقب چوہان	//	۶۴
سچی خبروں میں ہے خبر تازہ/پیکر	سید عطاء المحسن بخاریؒ	دسمبر	۴۱
علم اور دولت	شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی	//	۴۲
کیا آج ہم آزاد ہیں؟	جعفر بلوچ	//	۴۳

داتا تری نگر میں	اسرار بصری	دسمبر	۴۴
پوپیار نگ نہ کر	انور مسعود	〃	۴۵
قیامت ڈھا گئی دنیا پہ دولت کی فراوانی	سید کاشف گیلانی	〃	۴۶

حسن انتقاد (تبصرۂ کتب)

جنوری: تمہیمات برائے حفاظ و حافظات (تالیف: محمد اسلم شیخوپوری)/سوانح زندگی (تالیف: مولانا عبدالقیوم حقانی)
عشاقِ قرآن کے ایمان افروز واقعات (تالیف: محمد اسلم شیخوپوری) (صفحہ ۶۳)

فروری: اکیسویں صدی کے چیلنجز اور عالم اسلام (اشاعت خاص ماہنامہ ''الحق'')/خطبات ختم نبوت (مرتب: مولانا اسماعیل شجاع آبادی)
آنے والے انقلاب کی تصویر (تالیف: مولانا سید محمد میاںؒ)/فتاویٰ مفتی محمود۔ جلد اوّل (ناشر: محمد ریاض درانی)

مارچ: واردات و مشاہدات (مولف: حافظ عبدالرشید ارشد)/ مینارۂ نور۔ حصہ دوم (مولف: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی)
فکر چمن (خطاب: مولانا فضل الرحمٰن)

اپریل: اے نیو ماڈل فار ہیلتھ اینڈ ڈیزیز (ڈاکٹر ملک محمد مسعود یحییٰ)/مثالی بچپن (مرتب: محمد اسحٰق ملتانی)
مشاہیر عالم اور ان کا سفر آخرت (مرتب: مولانا محمد ازہر)

مئی: ماہنامہ ''آب حیات'' لاہور (مدیر: محمود الرشید حدوٹی)

جون: معارف بیت (تالیف: حافظ محمد اقبال رنگونی)/ بزم منور (افادات: مولانا منور حسین سورتی)
سیرت سیدنا ابو ہریرہؓ (مولف: حافظ محمد اقبال رنگونی)

جولائی: فوائد نافع۔ حصہ اوّل، دوم (مصنف: مولانا محمد نافع مدظلہ)/سیرت النبی ﷺ نمبر (ماہنامہ ''آب حیات'' لاہور)

اگست: تاریخ خط و خطاطین (مولف: پروفیسر سید محمد اسلم مرحوم)/سبائی فتنہ۔ حصہ اوّل (مولانا ابو ریحان سیالکوٹی)
بیاد: سید ابوالحسن علی ندویؒ (ماہنامہ ''القاسم'' نوشہرہ)/ششماہی ''السیرۃ'' (عالمی)

ستمبر: آؤ...... اللہ کو دیکھیں (مولانا عبدالصمد صارم)

اکتوبر: ذخیرۃ الجنان فی فہم القرآن۔ جلد اوّل (افادات: مولانا سرفراز خان صفدر مدظلہ)/ زبدۃ القرآن (ترتیب: مولانا شیر علی شاہ)
سیرت رسول اللہ ﷺ (ماہنامہ ''مسیحائی'' کراچی)/ دفاع ختم نبوت (مولف: طاہر عبدالرزاق)
پنجابی کلیات (مولف: عبدالمجید خان ساجد) دینی مدارس، نصاب و نظام تعلیم اور عصری تقاضے (حافظ حقانی میاں قادری)
آخری صلیبی جنگ۔ حصہ سوم (مصنف: عبدالرشید ارشد)/

ادب

جواز شعر پر استدلال	سید عطاء المحسن بخاری	مارچ	۴۴
تم نے ان لوگوں کا کہا مانا......! (عربی ادب)	مولانا حبیب الرحمٰن ہاشمی	اپریل	۵۰
اسے کہنا دسمبر آ گیا ہے......! (انشائیہ)	شاہد بخاری	دسمبر	۲۸

طنز و مزاح

زبان میری ہے بات اُن کی	عینک فریمی	مارچ	۵۴
〃	〃	اپریل	۴۹

//	//	مئی	۵۳
//	عینک فریمی	جون	۵۳
//	ساغر اقبالی	جولائی	۵۰
//	//	اگست	۵۵
//	//	ستمبر	۵۳
آٹوگراف البم	مختار مسعود	//	۵۲
زبان میری ہے بات اُن کی	ساغر اقبالی	اکتوبر	۴۱
//	عینک فریمی	نومبر	۵۸
//	//	دسمبر	۴۰

مسافران آخرت

اپریل: حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ (۱۹ر فروری ۲۰۰۲ء) مولانا محمود الحسن توحیدی رحمہ اللہ (۱۷ر فروری ۲۰۰۲ء)

قاری ظفر الحق رحمہ اللہ (۵ر مارچ ۲۰۰۲ء)

انٹرویو امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ	محسن اقبال	مئی	۳۸
تاریخ و تحقیق بنو ہاشم اور بنو اُمیہ کی ''رقابت'' کا تاریخی پس منظر	ڈاکٹر محمد یسٰین مظہر صدیقی	اگست	۳۲
// بنو ہاشم اور بنو اُمیہ کے درمیان ازدواجی رشتے	//	ستمبر	۳۹
مکتوب مکتوب بنام سید محمد کفیل بخاری	مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی	اگست	۵۳
باز گشت جمہوریت اور جمہوری آزادی	سید عطاء المحسن بخاریؒ	ستمبر	۱۱
حاصل مطالعہ اقتباسات ''جہان دانش''	شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی	نومبر	۵۵

مسافران آخرت

☆ حضرت مفتی عبد القادر رحمتہ اللہ علیہ (شیخ الحدیث دار العلوم کبیر والا) گزشتہ ماہ انتقال کر گئے۔ مرحوم کا شمار ان سنجیدہ علماء میں ہوتا تھا جن کا وجود مسند تعلیم و تدریس کے لیے زینت تھا۔ مرحوم طہارت و تقویٰ اور زہد و اخلاص کے اوج کمال پر فائز تھے۔

☆ ہمارے معاون محترم حافظ گوہر علی (چک ۸۸، میلسی) کی خوش دامن ۹ نومبر ۲۰۰۲ء بروز ہفتہ بورے والا میں انتقال کر گئیں۔

☆ سلیمی دواخانہ (ملتان) کے پرانے خادم حکیم گل محمد ۲۰ نومبر ۲۰۰۲ء بروز بدھ انتقال کر گئے۔

☆ جناب محمد یعقوب بٹ (ملتان) ۲۴ر اکتوبر ۲۰۰۲ء بروز جمعرات انتقال کر گئے۔

☆ جناب امان اللہ خان بابر کے فرزند عرفان اللہ خان عرف گکو گزشتہ ماہ انتقال کر گئے۔

☆ محترم فیصل متین سرگانہ (معلم جامعہ خیر المدارس) کی خالہ گزشتہ ماہ باگڑ سرگانہ (ضلع خانیوال) میں انتقال کر گئیں۔

☆ ہمارے معاون محترم محمد سلطان (ملتان) کے برادرِ نسبتی محمود اختر گزشتہ ماہ انتقال کر گئے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ احباب دعائے مغفرت کا خصوصی اہتمام فرمائیں (ادارہ)

قرشی

جوہر جوشاندہ

قدرتی جڑی بوٹیوں سے بنا قرشی کا جوہر جوشاندہ فلو، نزلہ اور زکام کی کیفیت میں فوری آرام پہنچاتا ہے ۔

ایلوپیتھک دواؤں کے مضر اثرات سے پاک، محفوظ و مؤثر جوہر جوشاندہ خاندان کے ہر فرد کے لیے یکساں مفید ہے ۔

ایک کپ گرم پانی یا چائے میں ایک پیکٹ ملا کر استعمال کیجئے ۔

فلو، نزلہ یا زکام پہنچائے فوری آرام

ڈسٹری بیوٹر: **معاویہ ٹریڈرز** جامع مسجد روڈ چیچہ وطنی ۔ فون: 0445- 610953

الکتاب گرافکس کمپیوٹر پبلشنگ سسٹم عاتکہ پرنٹرز

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمیں طباعتی کام کا ادراک حاصل ہے اور معیار و دیانت داری کے اصول کو بنیاد کر جدید ترین رنگین وسادہ چھپائی کیلئے ہماری خدمات حاضر ہیں۔

کتب | رسائل | میگزین | ماھنامے

عربی انگریزی اردو زبان میں جدید ترین کمپیوٹر سسٹم پر ڈیزائن اور طبع ہونے کا قابلِ اعتماد اہتمام موجود ہے۔

نیز برانڈڈ، ان برانڈڈ کمپیوٹر، مانیٹر، سیل اینڈ سروس اور انسٹالیشن کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

پل شوالہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
Ph:061-584604

الکتاب گرافکس کمپیوٹر پبلشنگ سسٹم عاتکہ پرنٹرز
E-mail:maisoon@paknet.com

اعلیٰ پرنٹنگ و ڈیزائننگ کا بہترین مرکز

بہاء الحق پرنٹرز

4 کلر، جدید ترین پرنٹنگ اور کمپیوٹر آرٹ ڈیزائننگ
کے لئے با اعتماد ادارہ

پل شوالہ ملتان
فون: 0303-6669953

بہاء الحق پرنٹرز

Al-Kitab Graphics Pul Shiwala o/s Bohar Gate Multan.Ph:061-584604